کتاب و سنّت

غیروں کی نظر میں

مُرتّبہ

مجاہد ملّت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبد الحامد قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان و رکن اسلامی مشاورتی کونسل

انجمن ... گجرات
دار المطالعہ
کتاب نمبر 59
1102

ناشِر

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

قیمت 4-50

فہرست مضامین کتاب و سنت

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۱	تمہید	از حضرت مؤلف مدظلہ	۱۱
۲	قرآن کریم اور اُس کے قوانین پر یورپ کے افکار و خیالات		۱۴
۳	ڈاکٹر واڈویل		۱۵
۴	قرآن حق کا جھنڈا اُڑاتا ہے	ڈاکٹر ہٹلر	۱۵
۵	قرآن کے اُصول فلسفہ و حکمت پر قائم ہیں	موسیو سیدیو	۱۵
۶	قرآنی احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں	برٹش انسائیکلوپیڈیا	۱۶
۷	قرآنی دستور مکمّل ہے۔	جان ڈیون پورٹ	۱۶
۸	قرآن نے دنیا کو علوم و فنون سکھائے وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا۔	مسٹر ایلین پی لین پول	۱۷
۹	قرآن ایسی مکمل کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کی ہر شاخ کے لئے ہدایات ہیں۔	پروفیسر ہربرٹ وائل	۱۷
۱۰	قرآن شرائع و قوانین کی انسائیکلوپیڈیا ہے	ڈاکٹر موریس	۱۸
۱۱	علوم فلکیات، طب، ریاضی، فلسفہ، قرآن نے سکھائے۔	پروفیسر ڈیپوزٹ	۱۹
۱۲	قرآن ایک لازوال معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔	ڈاکٹر سیل	۲۰
۱۳	قرآن کے مضامین ہمہ گیر اور ہر زمانہ کے لئے موزوں ہیں۔	ڈاکٹر سموئیل جانسن۔	۲۰

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۱۴	قرآن علوم طبعی سے موافقت رکھتا اور مذاہب کے ساتھ انصاف ورواداری سکھاتا ہے	گسٹولیبان	۲۰
۱۵	قرآنی احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں ۔	پاپولر انسائیکلو پیڈیا	۲۰
۱۶	قرآن نے ظالموں کو رحمدل اور جاہلوں کو عالم بنا دیا	مسٹر ٹامس کارلائل ۔	۲۱
۱۷	اسلامی شریعت اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے	برٹش انسائیکلو پیڈیا ۔	۲۱
۱۸	اسلامی قانون ہر زمانہ میں رائج ہوسکتا ہے ۔	مسٹر وائل مصنف ہسٹری آف اسلامک پیپل ۔	۲۲
۱۹	قرآن کا جہاں سایہ پڑا حرامکاریاں مٹ گئیں ۔	ڈاکٹر ایزک ٹیلر ۔	۲۲
۲۰	قرآن کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کرتا	ایڈورڈ گبن ۔	۲۲
۲۱	قرآن اجتماعی سوشل احکام کا کامل مجموعۂ قوانین ہے ۔	موسیو اوجین کلاطل ۔	۲۳
۲۲	مؤلف کا نوٹ ۔		۲۴
۲۳	قرآن ایسا روح افزا پیام ہے جس کی مثال نہیں ملتی ۔	پروفیسر دوبجا داس ۔	۲۴
۲۴	قرآن معاشرتی سیاسی اخلاق کا مجموعہ ہے ۔	لالہ لاجپت رائے ۔	۲۵
۲۵	قرآنی تعلیمات میں عیب نہیں ۔	پروفیسر شانتا رام بی اے	۲۵
۲۶	اگر کوئی کتاب کام آئے گی تو وہ صرف قرآن ہے ۔	گرونانک جی ۔	۲۵
۲۷	قرآن نے اپنی روشنی پھیلا کر دنیا کا نقشہ بدل دیا	فیروز شاہ ایم اے پارسی لیڈر	۲۶
۲۸	دعوت الی القرآن	از مؤلف	۲۶
۲۹	قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ کی ضرورت	از مؤلف ۔	۲۷
۳۰	دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے ان میں پیغمبر اسلام سب سے زیادہ ممتاز رتبہ رکھتے تھے ۔	میجر آرتھر گلن مورنڈ ۔	۲۹
۳۱	مصلح اعظم ہر قسم کی عزت و احترام کے حامل تھے ۔	روسی انشا پرداز مسٹر کونٹ بیوٹالسٹائی	۲۹

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۳۲	مخلص و صادق رسول کی سیرت و کردار	مرولیم میور	۳۰
۳۳	حضور اکرم نے سیاسی الجھنوں کو سلجھا کر ایک عظیم الشّان اسلامی سلطنت قائم کی۔	ڈاکٹر مارگیلوس	۳۱
۳۴	پیغمبر اسلام سچّے بنی خلوص و ایثار کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔	ڈاکٹر جی ڈبلو لیٹرز	۳۱
۳۵	راستباز اور سچّے مصلح	ڈاکٹر آئی اے فریمن	۳۱
۳۶	پیغمبر اسلام کی تبلیغ	مسٹر گبن	۳۱
۳۷	ظاہری شان و شوکت کو حقیر سمجھا	”	۳۲
۳۸	ذلیل و حقیر قوم کو تمدّن کا پیکر بنا کر اتحاد کی رسّی میں جکڑ دیا۔	مسٹر موسیو اوجین کلوفل	۳۲
۳۹	مذہب و رائے کی آزادی دی گئی	ڈاکٹر ایڈورڈ مونٹے	۳۲
۴۰	انسانیت کا محسنِ اوّل	سر ولیم میور	۳۳
۴۱	دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک	” ”	۳۳
۴۲	کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی مثال نہیں ملتی	آرتھر گلمین ایم اے۔	۳۴
۴۳	رحم و شجاعت کا مجموعہ	اسٹینلی لین پول۔	۳۴
۴۴	جو تعلیمات پیغمبر اسلام کی ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔	مسٹر کلارک	۳۵
۴۵	اسلام اعلیٰ سے اعلیٰ مذہب ہے	آرنسٹ ہیکل جرمنی	۳۵
۴۶	دنیا گمراہی سے صرف غار حرا کی آواز پر نکل سکتی ہے	پروفیسر مارس	۳۵
۴۷	دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ متبرک انسان	مسٹر گیسٹو لیبان	۳۵

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۴۸	آپ کی سیرت بے مثال تھی	مسٹر واشنگٹن ارونگ	۳۶
۴۹	آپ کی سیرت کی خصوصیات	مسٹر مارکس ڈاڈ	۳۷
۵۰	آپ کی رسالت میں کوئی شبہ نہیں	مسٹر سیل	۳۹
۵۱	نوٹ مؤلف		۳۹
۵۲	آپ کا نصب العین انتہائی بلند ہے	مسٹر ملمٹن	۴۰
۵۳	آپ کے کارنامے	ڈاکٹر چارلس ایسوی۔	۴۳
۵۴	یورپ کی نشاطِ ثانیہ عربوں کے اثر کی رہینِ منّت ہے۔	مسٹر ٹربرنولٹ ۔	۴۳
۵۵	عرب نہ ہوتے تو یورپ کی تہذیب وجود میں نہ آتی۔	فرانسیسی مستشرق ایڈورڈ مونٹیٹ	۴۵
۵۶	اسلامی عقائد عقل کی اساس پر قائم ہیں۔	" " " "	۴۵
۵۷	اسلام کی بدولت یورپ تہذیب جدید کا قائد بنا۔	مسٹر این رائے	۴۶
۵۸	تبلیغ نہ ہونے کے باوجود اسلام کی ترقی کے اسباب۔	سر تھامس آرنلڈ۔	۴۷
۵۹	اسلامی عبادات میں سادگی	" ص ۳۵۸	۴۷
۶۰	مسلمانوں کی عبادات و مساجد کا قلوب پر اثر۔	ارنسٹ ہیکل فلسفی سائنس دان	۴۸
۶۱	اسلام نے جس توحید کا سبق دیا اس کی مثال نہیں ملتی	مسٹر ایمرسن سیاسی مفکر	۴۹
۶۲	مسلمان خود کو خدا کے حوالے کر دے انسانیت کے لئے بہترین تعلیم۔	ایچ جی ویلز۔	۱ ۵۰

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۶۳	برطانوی۔ امریکی لٹریچر کی خرابی	جوزف میکاب مصنف ریشنلسٹ انسائیکلوپیڈیا۔	۵۰
۶۴	اسلام ہی وہ دین ہے جو عقل سے ربط قائم کرکے خدا پر روشنی ڈالتا ہے۔	ڈاکٹر ڈبلیو آر تھر	۵۲
۶۵	عرب خداداد اوصاف کے حامل تھے۔	ڈاکٹر لوتھر	۵۳
۶۶	میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔	گاندھی جی	۵۳
۶۷	حضور کی بعثت تاریخ کا ایک معجزہ ہے۔	پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق ایم اے	۵۴
۶۸	آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے پیغمبر تھے	پنڈت ہردے پرشاد	۵۴
۶۹	دوسرے نبی روحانی بادشاہ تھے اور حضور روحانی شہنشاہ تھے۔	بھگت راؤ ایڈوکیٹ	۵۴
۷۰	آپ کی سیرت ہر اعتبار سے سبق آموز ہے	پنڈت سیتا دھاری	۵۵
۷۱	آپ نے دولت پاکر بھی عیش نہیں کیا۔	پریم جس رائے بی اے	۵۵
۷۲	آپ کا فیض ہر گوشے میں پہنچا غلاموں کے حقوق	بابو جگل کشور بی اے ایل ایل بی۔	۵۶
۷۳	عورتوں کا درجہ بلند کر دیا	"	۵۶
۷۴	توہمات کا قلع قمع کر دیا۔	"	۵۶
۷۵	آپ کی زندگی کا مقصد موت و حیات اہم زاویوں کا پرچار تھا۔	پنڈت وشو نرائن	۵۷
۷۶	آپ کی سیرت طیبہ	لالہ سردار لعل	۵۷
۷۷	اسلام کی وحدانیت آتش خیز پہاڑ تھا۔	لالہ لاجپت رائے	۵۷
۷۸	آپ نیک ترین پیغمبر تھے۔	پنڈت دوبیکا سندجی سیلون نواسی	۵۸
۷۹	اسلام کے اصول پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں امن پھیل سکتا ہے	راما راؤ بی اے ایل ایل بی۔	۵۹

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۸۰	پیغمبر اسلام نے دنیا کے علمی کارناموں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔	پنڈت گوری شنکر مصر	۵۹
۸۱	آپ کی وطن پروری	لالہ پنا لعل کپور دہلوی	۵۹
۸۲	دینی بزرگی دنیوی عظمت ہاتھ باندھے کھڑی ہے	لالہ شبن داس	۶۰
۸۳	وحدانیت و مساوات کے اصول دنیا کو سکھانے کا سہرا آپ کے سر رہا۔	لالہ رامچندر بی اے ایل ایل بی لاہور	۶۱
۸۴	جمہوریت و مساوات و اخوت کا سبق پیغمبر اسلام نے سکھایا۔	لالہ رام لعل ورما ایڈیٹر اخبار تیج۔	۶۱
۸۵	عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے اسلام نے دیا۔	مسٹر این اے منگا پاٹھن برہما۔	۶۱
۸۶	رسول عربی کی تعلیم نے عربوں کو مغربی دنیا کا استاد بنا دیا۔	ڈاکٹر گوکل چند، پی۔ ایچ۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور۔	۶۲
۸۷	اعلیٰ اخلاق۔	بابو مکٹ دھاری پرشاد بی اے ایل ایل بی۔	۶۲
۸۸	آپ کا ہر قول و عمل راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔	راجہ رادھا پرشاد۔ بی۔ اے ایل ایل بی۔	۶۲
۸۹	رسولِ کریمؐ کی زندگی سراپا عمل ہے۔	ہز ہائنس مہاراجہ نرسنگھ گڈھ۔	۶۲
۹۰	حضور کی زندگی انسانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے	لالہ برجموہن سروپ بھٹناگر۔	۶۳
۹۱	ذات پات کے بندھن ٹوٹ گئے۔	پنڈت رگھبر دیال۔	۶۵
۹۲	اسلام میں رنگ و نسل کا امتیاز نہیں	سر پی سی رائے نائٹ ڈی ایس سی ایڈنبرگ پی ایچ ڈی ایل ایل ڈی۔	۶۶
۹۳	اسلام کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں۔	شری راج وید پنڈت گرادھر پرشاد شرما۔	۶۶

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۹۴	اسلام نے عورت کا مرتبہ بلند کیا	پنڈت رام چندر راؤ لکھیم پور کھیری یو پی اودھ۔	۶۷
۹۵	عورت پر حضور کے احسانات	سوشیلا بائی ۔	۶۷
۹۶	آپ روحانی پیشوا بھی تھے ، اور جنرل کمانڈر بھی ۔	کملا دیوی بی اے بمبئی	۶۷
۹۷	یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔	پروفیسر رام دیو بی اے	۶۸
۹۸	اسلام تلوار کا نہیں امن کا پیغام ہے۔	لالہ رام لال ورما قائم مقام ایڈیٹر تیج دہلی	۶۹
۹۹	اسلام کی روا داری کی مثال نہیں ملتی ۔	لالہ دیش بندھو ایڈیٹر اخبار تیج دہلی	۶۹
۱۰۰	اسلام نے امن و امان کے لئے پوری قوت صرف کر دی ۔	مسٹر بلدیو سہائے بی اے۔	۷۰
۱۰۱	بنی نوع انسان کے لئے اسلام سرمایہ امتیاز ہے۔	مسز سروجنی نائیڈو سابق گورنر یو پی ۔	۷۰
۱۰۲	روزہ ، غسل و وضو کا فلسفہ	مسٹر ٹی آر سنہا ایم اے برما	۷۱
۱۰۳	پیغمبر اسلام کا ظہور بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھا۔	بدھ مذہب کے پیشوائے اعظم مانگ تونگ صاحب	۷۲
۱۰۴	میں آپکے کارناموں کی تحسین کرتا ہوں ۔	بوکباؤ نائٹ بدھ لیڈر	۷۲
۱۰۵	حضور کو سکھ فضلا کا خراج عقیدت۔	سردار جوند سنگھ جی ۔	۷۲
۱۰۶	آپ اعلیٰ درجہ کے ریفامر اور مذہبی پیشوا تھے ۔	سردار رام سنگھ امرتسری۔	۷۳

نمبر شمار	مضمون		صفحات
۱۰۷	آپ کی شخصیت تمام انصاف پسند مذاہب میں مقبول رہی ہے	گرو نانک جی	۷۳
۱۰۸	مذکورہ بالا بیانات سبق آموز ہیں	از مؤلف	۷۴
	دارالترجمہ کی ضرورت		
	ادارہ تحقیقات میں ترجمہ کا کام		
۱۰۹	صدر مملکت پاکستان کے دور میں اچھے کام	از مؤلف	۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

قرآن مجید وہ صحیفۂ قدرت ہے جو عالم انسانیت کی ہدایت کے لئے مکمل قانون کی شکل میں نازل ہوا۔ یہی نہیں کہ قرآن کریم نے ریگستان عرب کو منوّر کر دیا بلکہ کرۂ ارض کی ظلمت وتاریکی کو دور کر کے سارے زمانہ کو بقعۂ نور بنا دیا۔ قرآن کے نزول سے قبل دنیا میں ہر طرف باطل مسلّط تھا، خدا پرستی کی جگہ بتوں کی پوجا ہو رہی تھی۔ بدکاریاں بے حیائیاں کھلے بندوں جاری تھیں۔ اخلاق ختم ہو چکے تھے وہ کون سی بدی تھی جو انسان نے اختیار نہ کر لی ہو۔ تمدّن مٹ چکا تھا انسان اپنے خالق کو بھول کر شیطان کے پھندے میں مبتلا ہو گیا تھا۔ بندے اور خدا کا تعلق قطعاً فنا ہو گیا تھا۔ ایک بھی دین ایسا نہ تھا جو اپنی اصلی صورت وحالت کے ساتھ باقی رہ گیا ہو۔

ان حالات میں ریگستانِ عرب سے فاران کی چوٹی سے عبداللہ کے گھر سے کعبہ کے در و دیوار سے ایک ذاتِ اطہر و اکمل (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے نغمۂ توحید سنایا اور زمانہ کو دعوت دی کہ میں خدا کی ایک ایسی جامع کتاب لے کر مبعوث ہوا ہوں جو قیامت تک کے لئے اپنے اندر دستور حیات رکھتی ہے اور کوئی تر و خشک چیز ایسی نہیں ہے جو اس کتاب مجید میں موجود نہ ہو۔

توحید۔ خدا پرستی۔ خشیت۔ بندہ اور خالق کا تعلق۔ اخلاقیات و عبادات۔ معاملات۔ حقوق العباد۔ مسائل وراثت۔ تجارت۔ کسب حلال۔ تقسیم دولت وسرمایہ۔ امیر و غریب۔ حکومت و سلطنت۔ جمہوریت ومساوات

عدل و انصاف۔ طریقۂ حکمرانی۔ قوانین فوجداری و مالی۔ علم تاریخ۔ علم ہیئت و فلکیات۔ علم نجوم۔ ریاضی۔ سائنس۔ تسخیر سماوات و الارض۔ انشاء و قلم۔ علم البحر۔ علم الارض جیسے فنون کو قرآنِ حکیم روزمرہ کی زبان میں ادا فرما گیا۔ اور جس کی تفسیر حضور ہادی عالم رحمت مجسم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوالِ مبارکہ سیرتِ طیبہ سے فرمائی۔ مسلمانوں کے پاس قرآن و سنت کے دو زبردست خزانے موجود تھے جس کی بدولت انھوں نے عرب کی جاہلیت ہی کو نہیں بلکہ تمام دنیا کی ضلالت و گمراہی کو دور کر دیا اور ان تمام خرابیوں بداعتقادیوں کو مٹا دیا جو قرآن کریم کے نزول سے قبل دنیا میں جاری تھیں، یہ قرآن و سنت ہی کا صدقہ ہے کہ سارا جہاں مسلمانوں کی علمی دولت سے مالا مال ہوا۔ مسلمان دنیا بھر کے معلم تھے اور ساری دنیا ان کی شاگرد۔

یورپ جسے آج اپنے علوم پر فخر و ناز ہے اگر تاریخ ماضی کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یورپ والے بھی قرآن کریم اور احادیث کے طفیل علم سے آشنا ہوئے۔

یہ مسلمانوں کا ہی طرّۂ امتیاز تھا کہ انھوں نے بلا امتیاز مذہب و ملت دنیا کو علوم قرآن اور احادیث و سیرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور کسی قسم کی عصبیت کو قریب نہ آنے دیا۔ ان کی علمی یونیورسٹیوں میں بغیر کسی روک ٹوک کے لوگ آزادانہ طریقہ سے تعلیم پاتے۔

مسلمان کرۂ ارض کے جس حصہ میں گئے اور کامیاب ہوئے تو صرف قرآن مجید اور احادیث نبویہ سیرت طیبہ کے اصول و قوانین کے ماتحت۔ جس کتاب و سنت پر دنیا نے صدہا برس تک عمل کیا اور تسلیم کیا کہ قرآن و حدیث کا قانون انسانی فطرت اور انسان کی تمام ضروریات کے لئے ایک جامع و ہمہ گیر قانون ہے اور اس قانون سے سرقہ کرکے آج بھی دنیا کی قومیں متمدن بن رہی ہیں۔ کتاب و سنت کا دریا سارے جہاں کو اس وقت بھی سیراب کر رہا ہے۔

حیرت ہے کہ آج مسلمان ہی اپنے گھر کے خزانہ کو چھوڑ کر غیروں کی دریوزہ گری نقّالی کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ قرآن و حدیث عصر حاضرہ کے لئے معاذاللہ مفید نہیں۔

دراصل یہ اختلال دماغی اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے اس نصاب سے پیدا ہوا جو انگریزوں نے سوچی سمجھی پالیسی کے ماتحت جاری کیا تھا۔ جس کا تلخ تجربہ کرنے کے بعد رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر جیسا قائد پکار اٹھا کہ جب تک ہمارے ملک سے انگریز کے مروّجہ نصاب تعلیم کو تبدیل نہ کیا جائے ہم فلاح نہیں پا سکتے۔

ہمارا ایک اسلامی مملکت بنانے کے بعد سب سے بڑا فرض یہ تھا کہ ارباب علم و بصیرت ماہرین قرآن و حدیث اور واقفین تعلیم جدید بیٹھ کر ایک بہتر نصاب تعلیم تیار کرتے جو علوم دینیہ قرآن و حدیث و فقہ اور دوسرے علوم عربیہ اور علوم جدیدہ کا حامل ہوتا مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس طرف سے ہماری نگاہیں بند رہیں۔ انگریز کے جانے کے بعد ہمارے اونچی سطح کے لوگ انگریزوں کے نقوش پر چلنا زندگی کا سب سے بڑا اصول بنائے ہوئے ہیں۔

اگر جلد از جلد اس اہم ضرورت کی طرف مشترکہ طریقہ سے غور و فکر کر کے اقدامات نہ ہوئے تو ہم ترقی کرنے کی بجائے انھیں لعنتوں میں مبتلا ہو جائیں گے جن کے چھٹکارہ کے لئے ایک اسلامی مملکت بنائی تھی۔

عصر حاضرہ کے ان تمام حالات و خیالات کا اندازہ کرتے ہوئے کہ انگریزوں کے پڑھائے ہوئے سبق کی آموختہ کو دہرانا ہماری قوم کے خصوصی دماغوں کا مزاج بن گیا ہے۔

یعنی مذہب و دین سے بیزاری کتاب و سنّت کو ناقص اور وقت کی ضروریات کے منافی سمجھنے کے خیالات زبانوں پر آتے رہتے ہیں۔ اور بوالعجبی یہ ہے کہ ایسا کہنے والے وہ لوگ ہیں جنھیں کتاب و سنّت کے قوانین و عبادات

معانی و مطالب کا بھی معمولی علم نہیں۔ یہ افراد کتاب و سنّت کے پیش کردہ اصول و قوانین کو تسلیم کرنے کے لئے تو تیار نہیں لیکن اگر وہی باتیں اغیار کی زبان و قلم سے ادا ہوں تو انھیں بغیر کسی قیل و قال کے قبول کر لیتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوا کہ کتاب و سنّت کی ہمہ گیری قرآن مجید و سیرت طیّبہ کے متعلق مستشرقین و محققین، فضلا و اہل فکر کے خیالات یکجا کر دئے جائیں۔

اگرچہ جیل کی پابندیوں میں کتاب کا ذخیرہ و مواد مشکل تھا مگر پھر بھی اللہ کا نام لے کر بعض رسائل و اخبارات کی مدد سے قیام جیل کے زمانہ میں جہاں دوسری تالیفات مرتب کیں وہیں یہ تالیف بھی تیار ہو گئی تاکہ باہر نکل کر اس کی اشاعت کا انتظام کروں۔

ممکن ہے کہ یہ تالیف بھٹکنے والوں کے لئے مفید راہ ہو سکے۔

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم اور اُس کے قوانین کے متعلق محققین مغرب کے افکار وخیالات

ڈاکٹر راڈ ویل

ڈاکٹر راڈویل دیباچہ قرآن میں لکھتے ہیں:۔

"قرآن انتہائی گہری سچّائی ہے جو الفاظ میں بیان کی گئی ہے اور باوجود مختصر ہونے کے قوی اور صحیح رہنمائی والہامی حکمتوں سے مملو ہے"

(دیباچہ قرآن) (ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے

ڈاکٹر ہٹلر کہتے ہیں:۔

"اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو تمدّن کا جھنڈا اڑاتا ہے۔ اور تعلیم دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو اُس کو سیکھے۔ استقلال، استقامت، عزّت نفس لازمی ہیں اُس کی خصوصیات میں شائستگی اور تمدن کی سب سے بڑی بنیاد ہے۔"

(ادب العرب) (ماخذ تاریخ القرآن)

وہ آداب و اصول جو فلسفۂ حکمت پر قائم ہیں ان میں کوئی ایسا جز نہیں جو قرآن میں نہ ہو

موسیو سیدیو تحریر کرتے ہیں:۔

"وہ آداب واصول جو فلسفۂ حکمت پر قائم ہیں جن کی بنیاد عدل وانصاف

پر ہے جو دنیا کو بھلائی انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُن میں سے ایک جُز بھی ایسا نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ قرآن اعتدال درمیانہ روی کا راستہ سکھاتا، گمراہی سے بچاتا، اخلاقی کمزوریوں سے نکال کر فضائل کی روشنی میں لاتا، انسانی زندگی کے نقائص کو کمالات سے بدل دیتا ہے۔"

(ادب العرب)(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآنی احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں

برٹش انسائیکلوپیڈیا:۔

"قرآن کے احکام عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں، اگر انسان چشم بصیرت سے انہیں دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے کفیل ہو سکتے ہیں۔"

(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآنی دستور مکمل ہے انسانی حیات کے لئے اس کے اندر سب کچھ موجود ہے۔

جان ڈیون رپورٹ دی گریٹ ٹیچر میں تحریر کرتے ہیں:۔

"حضرت مسیح (علیہ السّلام) کے بعد دنیا کی اخلاقی حالت تباہ ہو گئی تھی۔ ہر طرف جہالت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں، ہر سمت بے چینی، بدامنی کے شرارے بلند تھے، پتھروں کو قابل پرستش سمجھا جاتا تھا۔ فحش باتوں سے قطعاً پرہیز نہیں کیا جاتا تھا۔ اِن حالات میں حضرت محمدؐ پیدا ہوئے اور سنہ ۶۱۱ء میں انھوں نے قرآن کی اشاعت کی۔ یہ ایک آسان اور عام فہم مذہبی قانون ہے جس میں انسانی زندگی کی اصلاح کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ اس کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے

مطابق ہیں۔ اس مذہبی قانون نے ایک طرف روح کی اصلاح کے لئے ہدایت کی دوسری طرف دنیوی ترقی کے بیش بہا اصول تعلیم کئے۔"

(دی گریٹ ٹیچر) (ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن نے دنیا کو علوم و فنون سکھائے وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا۔

مسٹر اسٹین لی پول۔ گائیڈنس آف ہولی قرآن میں لکھتے ہیں:-

"قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جب کہ ہر طرف تاریکی، جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا۔ بت پرستی کا ہر طرف زور تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا۔ جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل چھ صدیاں گذر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔ اصول مذہبیت علوم و حقائق سکھائے۔ ظالم کو رحم دل وحشیوں کو پرہیزگار بنایا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔"

(گائیڈنس آف ہولی قرآن)

(ماخذ تاریخ القران)

قرآن مکمل قانون ہے جس میں انسانی زندگی کی ہر شاخ کے لئے ہدایات ہیں۔

پروفیسر ہربرٹ وایل:-

"قرآن جو اخلاقی ہدایتوں، دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوا جب کہ ہر طرف جہالت کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی زمین پر ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں نیکیوں کا رواج ہو، اور کوئی جماعت

ایسی نہ تھی جو سیدھے راستہ پر چلتی ہو۔ قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی وحشیوں کو انسانِ کامل بنا دیا۔ جن اشخاص نے اُس کے مضامین پر غور کیا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک مکمل قانونِ ہدایت ہے۔ انسانی زندگی کی کوئی بھی شاخ لے لیجئے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیمات رہنمائی نہ کرتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اگر اُس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھدار آدمی بیک وقت دنیوی اور روحانی ترقی کر سکتا ہے اگر ان اخلاق کو لے لیجئے جو شرفِ انسانیت ہیں مثلاً راست بازی، پرہیزگاری، رحم و کرم، عفت و عصمت، قرآن میں یہ سب ہدایتیں موجود ہیں اور اگر اُن اخلاق کو لیجئے جن کا تعلق دنیوی ترقی سے ہے مثلاً محبت، شفقت، عزم و استقلال، جرأت شجاعت تو اِن ہدایتوں سے بھی قرآن معمور ہے۔ بہرکیف وہ ایک حیرت انگیز قانونِ ہدایت ہے۔"

(لکچرانِ اسلام) (تاریخ القرآن)

قرآن شرائع و قوانین کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

ڈاکٹر موریس فرانسیس کہتے ہیں:۔

"یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں اُن سب میں بہترین کتاب ہے۔ اس کے نغمے انسان کی خیر و فلاح کے متعلق فلاسفۂ یونان کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اُس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علما کے لئے ایک علمی کتاب، شائقینِ علم لغت کے لئے ذخیرہ لغات، شعراء

کے لئے عروض کا مجموعہ، اور شرائع و قوانین کا عام انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ کتاب ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے اس کی فصاحت و بلاغت سارے جہاں سے اُسے بے نیاز کئے ہوئے ہے۔ یہ بات واقعی ہے اور اس کی واقفیت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشار پردازوں، شاعروں کے سر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں۔ اس کے عجائبات روز بروز نئے نکلتے ہیں۔ اور اس کے اسرار کبھی ختم نہیں ہوتے"۔

(تاریخ القرآن)

علوم فلکیات، طب، ریاضی، فلسفہ قرآن نے سکھائے۔

پروفیسر ڈیوزٹ لائف آف محمد الکس لوازن حصہ اول ص ۳۵ میں تحریر کرتے ہیں:-

"ہم پر واجب ہے کہ ہم اس امر کا اعتراف کریں کہ علوم طبیّہ فلکیہ فلسفہ ریاضی وغیرہ جو قرنِ دہم میں یورپ تک پہنچے وہ قرآن سے مقتبس اور اسلام کی بدولت ہیں۔

آنحضرت نے باوجود امی ہونے کے ایک ہی وقت میں تین عظیم مقاصد قومیت، دیانت، شہنشاہیت کی بنیاد ڈالی۔ اس کے علاوہ ایک ایسی کتاب دنیا کے سامنے پیش کی جو بلاغت کا زبردست نشان، شریعت کا واجب العمل دستور اور دین و عبادات کا قابل یقین فرمان ہے یہ وہ مقدس کتاب ہے جو اس وقت دنیا کے ۱/۵ حصہ میں معتبر اور مسلّم سمجھی جاتی ہے۔ اس کی انشا و حکمت کو معجز نما مانا جاتا ہے۔ قرآن ایک معجز نما کتاب ہے"۔

(بحوالہ لائف آف محمد الکس لوازن حصہ اول ص ۳۵)

قرآن ایک لازوال معجزہ ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے ۔

ڈاکٹر سیل :

”قرآن انتہائی لطیف و پاکیزہ زبان میں ہے اس کتاب سے کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس کی مثل نہیں لا سکتا ، یہ لازوال ہے جو مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے “

(تاریخ القرآن)

قرآن کے مضامین ہمہ گیر اور ہر زمانہ کے لئے موزوں ہیں ۔

ڈاکٹر سموئیل جانسن :

”قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر اور ہر زمانہ کے لئے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اس کو قبول کر لیتی ہیں اور وہ محلوں ، ریگستانوں ، شہروں ، سلطنتوں میں گونجتا پھرتا ہے “

(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن علوم طبعی سے موافقت رکھتا اور مذاہب کے ساتھ انصاف ، رواداری سکھاتا ہے ۔

گسٹولیبان ۔

”قرآن کی تعلیم علوم طبعی سے موافقت رکھتی ہے اس کا اثر یہ ہے کہ وہ انسان کے اخلاق کو نرم اور انسان میں نیکی و انصاف مذاہب کے ساتھ رواداری پیدا کرتی ہے “

(ماخذ اسوۃ النبی ص ۳۳)

قرآن کے احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں

پاپولر انسائیکلوپیڈیا ۔

”قرآن کی زبان بلحاظ لغتِ عرب نہایت فصیح ہے اُس کی انشاء کی خوبیوں نے اب تک اُسے بے نظیر ثابت کیا ہے ۔ اس کے احکام اس قدر

عقل و حکمت کے مطابق ہیں کہ اگر انسان انھیں چشم بصیرت سے دیکھے، تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے کفیل ہو سکتے ہیں۔"

(پاپولر انسائیکلو پیڈیا)

قرآن نے ظالموں کو رحم دل، جاہلوں کو عالم بنا دیا۔

مسٹر ٹامس کارلایل :

"قرآن ایک آسان عام فہم مذہبی کتاب ہے یہ ایک ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب کہ طرح طرح کی گمراہیاں مغرب سے مشرق، شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں، انسانیت، شرافت، تہذیب و تمدن کا نام مٹ چکا تھا۔ ہر طرف بے چینی، بدامنی نظر آتی تھی، نفس پروری کی ظلمتوں کا طوفان آچکا تھا۔

قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون، محبت کے جذبات پیدا کئے، بے حیائی کی تاریکیاں مٹ گئیں، ظلم کا بازار ٹھنڈا ہو گیا ہزاروں گمراہ راہ راست پر آگئے۔ بے شمار وحشی شائستہ بن گئے اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ جاہلوں کو عالم، ظالموں کو رحم دل، عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔"

(دی پاپولر ریجن آف دی ورلڈ)

اسلامی شریعت اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔

برٹش انسائیکلو پیڈیا :۔

"شریعت اسلام نہایت اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔ قرآن میں قوانین دیوانی، فوجداری، باہمی سلوک، مسائل نجاتِ روح۔ رعایا کے شخصی حقوق، نفع رسانی خلائق پر قرآن حاوی ہے۔"

(اپالوجی فار محمدؐ اینڈ قرآن)

اسلامی قانون ہر زمانہ میں رائج ہو سکتا ہے

مسٹر ڈائل مصنف ہسٹری آف دی اسلامک پیپل :- ''رسول کریمؐ نے مسلمانوں کو ایسے مذہب کے شیرازہ میں منسلک کر دیا جس میں صرف خدائے واحد کی پرستش اور ابدی نجات کی تعلیم تھی اور مکمل شریعت سے بہرہ اندوز کیا اور اُس قانون کا عامل بنا دیا جو ہر زمانہ میں یکساں منفعت کے ساتھ نافذ و رائج ہو سکتا ہے۔''

(تاریخ القرآن)

قرآن کا جہاں سایہ پڑا حرام کاریاں مٹ گئیں۔

ڈاکٹر ایزک ٹیلر :- ''افریقہ کے جن وحشی مقامات پر اسلام کا سایہ پڑا وہاں سے زنا قماربازی دختر کشی، عہد شکنی، قتل و غارت گری، وہم پرستی، شراب خواری، ہمیشہ کے لیے جاتی رہی مگر اُس ملک کے دوسرے حصّہ پر کسی غیر مذہب نے قدم جمایا تو ان لوگوں کو رزائل مذکورۂ بالا میں اور زیادہ راسخ کر دیا۔''

(وینسٹ جیمس گزٹ لندن ۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء)

قرآن کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کرتا۔

ایڈورڈ گبن مشہور مؤرخ :- ''اسلام نے کسی مذہب کے مسائل میں دست اندازی نہیں کی کسی کو ایذا نہیں پہنچائی کوئی مذہبی عدالت مخالف مذہب والوں کو سزا دینے کے لئے قائم نہیں کی۔ نہ اسلام نے کبھی لوگوں کے مذہب کو بجبر تبدیل کرنے کا قصد کیا ہاں اُس نے اپنے مسائل کو جاری کرنا چاہا مگر جبراً نہیں جاری کیا۔ اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو فتحمندوں کے برابر حقوق حاصل ہو جاتے تھے۔ اور مفتوحہ سلطنتیں

ان شرائط و قیود سے بھی آزاد ہو جاتی تھیں جو ہر ایک فتحمند ابتدائے دنیا سے حضرت محمدؐ کے زمانہ تک ہمیشہ عائد کیا کرتا تھا۔"

(زوال سلطنت رومۃ الکبریٰ)

قرآن اجتماعی، سوشل احکام کا کامل مجموعۂ قوانین ہے۔

موسیو اوجین کلافل :۔

"وہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں اجتماعی و سوشل احکام بھی موجود ہیں جو انسانی زندگی کے لئے بہر حال موزوں اور مفید ہیں۔ یہ مجموعۂ قوانین دنیا کی ملکی، مذہبی، تمدّنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے۔

ہم حیران ہوتے ہیں کہ ایسا عظیم الشّان ملکی تمدّنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر سے کس طرح قائم کیا گیا۔"

(باطل شکن ص۱۳۱ تاریخ الفقہ ص۱۴۸۔)

مذکورہ بالا اقتباسات یوروپ کے محققین و فضلا کے پیش کے گئے اُن پر نظر ڈالنے کے بعد آج ہمارے ہاں کا وہ طبقہ جو شبانہ روز اسلامی قوانین کا مذاق اُڑانے کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتا ہے۔ اور جس نے غالباً حقیقتاً قرآنی مطالب و معانی کے مطالعہ پر غور و فکر کے ادنیٰ لمحات صرف نہیں کئے اور یا جس کا در صل عیش پرستی خواہشات نفسانی و ذاتی کے کوئی مشرب ہی نہیں۔ اُستاد اوّل انگریز نے اسکولوں کالجوں میں جو نصاب پڑھا دیا وہی دماغ پر مستولی ہے لیکن یوروپ میں جہاں مذہب اسلام کا مذاق اُڑانے والے بستے تھے وہیں ایسے محققین بھی موجود تھے جنہوں نے باوجود اپنی عصبیت کے کتاب و سنّت کے قوانین اور شریعتِ اسلامیہ کی جامعیت اور قوانین مذہب اسلام کو سرچشمہ ہدایت مانا اور اس کا اقرار کیا کہ قرآن بلا شبہ ایک کامل و اکمل دستور حیات ہے جو ہر عصر کے لئے اپنے ہدایات جاری کر سکتا ہے۔

کاش! ہمارے ہاں کا یہ عنصر یورپ کے فضلا و محققین کے مذکورۂ بالا بالا اقتباسات پر غور و فکر کرے۔

مفکرین یورپ کے اقوال و بیانات آپ نے پڑھے۔ غور کیجئے یہ اُسی یورپ کے محققین ہیں جن کے بعض متعصب افراد قرآن حکیم کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر تعلیمات قرآنی سے منحرف کیا کرتے تھے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد یورپ کے اندر ایسے اربابِ فکر پیدا ہوئے جنھوں نے بجائے مخالفت کے قرآنی مضامین میں غور و خوض کرنا شروع کیا پھر کیسے ممکن تھا کہ تفحص کے بعد اُن پر قرآنِ حمید کے تاثرات پیدا نہ ہوتے۔

پس آج ہمارے یہاں کا وہ طبقہ جو شبانہ روز ملائیت کا نام لے کر اسلامی تعلیمات ہی کو جاری نہیں ہونے دینا چاہتا۔ ہم اس طبقہ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق پیدا کرے جن علوم کو قرآن مجید کی فہم و بصیرت کے لئے ضرورت ہے اُسے حاصل کرے۔ پھر ممکن نہیں ہے کہ اُس پر قرآن کریم کا رنگ نہ چڑھے اگر یہ بھی نہیں تو آج جس یورپ کو وہ اپنا کعبۂ مقصود بنا چکا ہے وہیں کے ارباب تحقیق کے اقوال و بیانات سے سبق لے۔ اب ذیل میں ہندو فضلا و زعما کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

(مؤلف)

قرآن ایک ایسا روح افزا پیام ہے جس کی مثال نہیں ملتی

پروفیسر دویجا داس ا۔

"قرآن ایک ایسا جامع اور روح افزا پیام ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت کی کتابیں اُس کے مقابلہ میں بمشکل کوئی بیان پیش کرسکتی ہیں۔"

(معجزات اسلام ص۱)

قرآن معاشرتی سیاسی اخلاق کا مجموعہ ہے

لالہ لاجپت رائے :-

”میں قرآن کی معاشرتی، سیاسی، اخلاقی، روحانی تعلیم کا سچّے دل سے مدّاح ہوں۔“

(ماخوذ رسالہ مولوی ۱۳۵۲ھ)

قرآن کی تعلیمات میں کوئی عیب نہیں وہ انسانی تہذیب کے معیار کے مطابق ہے

جناب پروفیسر
تنانا رام صاحب بی اے
پروفیسر اندرا کالج بمبئی۔

”قرآن کی تعلیمات نہایت آسان عام فہم، انسان کی فطرت کے مطابق ہیں۔ ایک ہٹ دھرم بھی اس کی تعلیمات میں کوئی عیب نہیں بتلا سکتا۔ جو انسانی تہذیب کے اسٹینڈرڈ سے گرا ہوا ہو۔“

(محمد صاحب جیون چرتر)

اگر کوئی کتاب کام آئے گی تو وہ صرف قرآن ہے۔

جناب گرونانک جی صاحب:-

(۱) ”پت ان پوجا دن منجم جب دن کا ہے جنیونا دہو دہو تاک چڑھاؤ پیچ دن سوچ نہ ہوئے کل“ پران کتب قرآن پوتھی پنڈے رہے۔“

یعنی: پوجا پاٹ کام نہیں دے سکتی چھوت چھات بیکار رہے جلیوا اشنان ماتھے پر ناک لگانا کچھ کام نہ آئے گا اگر کوئی کتاب کام آئے گی تو وہ قرآن ہے۔ جس کے آگے پوتھی پران کچھ بھی نہیں۔“

(نور ۲۵ء بحوالہ گرنتھ صاحب)

(۲) "رہی کتاب ایمان دی سچی کتاب قرآن"

(جنم ساکھی والا)۔

یعنی: "ایمان کی کتاب قرآن ہے"۔

(۳) "توریت، انجیل، زبور بیرے سن دسے دید۔ بہے قرآن
کل جگ میں پردار"۔

(گرنتھ صاحب بحوالہ نور ص۲۵۶)

یعنی: "توریت، انجیل، زبور، یہ سب دیکھے مگر نجات
کی کتاب قرآن ہی ہے"۔

قرآن نے اپنی روشنی پھیلا کر دنیا کا نقشہ بدل دیا۔

جناب فیروز شاہ، ایم اے فاضل پارسی جماعت ایڈیٹر جام جمشید۔

"جہاں اس کتاب (قرآن) کی سب سے پہلے اشاعت ہوئی وہ ملک ساری دنیا سے زیادہ خراب حالت میں تھا اُس کی عام فہم تعلیمات نے دنیا کی کایا پلٹ دی اور انصاف و تہذیب کی روشنی پھیل گئی"۔

(تاریخ القرآن ص۱۱)

دعوت الی القرآن

مذکورۂ بالا عناوین کے تحت آپ نے مختلف مذاہب و ملل کے فضلاء و محققین کے خیالات و افکار پڑھے۔

"قرآن مجید کے بارے میں جو دائرۂ اسلامی میں داخل نہ تھے انھیں اس کا شوق تھا کہ وہ صحیفۂ مقدسہ کے بحرِ بیکراں میں غوطے لگا کر بے بہا موتی نکالتے۔ انھوں نے اپنی اپنی فکر و تفحص کے لحاظ سے بہتر نتائج پیدا کئے اور اس حقیقت کا صاف الفاظ میں اظہار کیا کہ قرآن مجید ایک جامع و اکمل قانون ہے جو عالمِ انسانیت کی زندگی کے لئے ہر دَور میں پورا اترتا ہے خواہ زمانہ کتنا ہی متغیر کیوں نہ ہو جائے مگر قرآنی قوانین مشعلِ راہ ہیں۔

مگر افسوس کہ ہماری اپنی نظریں خیرہ ہیں۔ قرآن پاک کا نور تو سارے عالم کی اقوام پر اپنی روشنی ظاہر کر کے اعتراف کرا لے۔ مگر آج ہمارے افراد بلا جھجک کہیں کہ قرآن عصر حاضرہ کے لئے موزوں نہیں۔

فیا عجبا ہ

"جنوں کا نام خرد اور خرد کا نام جنوں"

کاش! قرآنِ مقدس کو عصر حاضرہ کے مطابق پورا نہ اترنے کا دعویٰ کرنے والے اُس کے معانی و مطالب کا پہلے مطالعہ کرتے، علم القرآن سے واقفیت حاصل کرتے یا ماہرینِ قرآن مجید سے رجوع کر کے حقائق قرآن سے کما حقّہ واقف ہوتے تو آج انھیں ایسا کہنے کا موقع نہ ملتا یہ طبقہ نہ تو خود قرآنِ مقدس پر غور کرتا ہے نہ ماہرین سے رجوع اور اُلٹا دین و مذہب کو ملائیت کا نام لے کر بدنام کرتا ہے۔

یہ خلیج جو قیام مملکت پاکستان کے بعد پیدا ہوئی ہے اس کا قائم رہنا یا بڑھتے رہنا نفسِ پاکستان کے لئے تباہ کن ہے۔ جس قدر بھی جلد ممکن ہو دماغوں کو صلاحیت کی طرف مائل کر کے اسے دور کیا جائے۔

قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ کی ضرورت

قرآن کریم نے قوانین کو کہیں مجملاً اور کہیں قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کے قوانین و ہدایات کا انحصار احادیثِ نبویہؐ اور اقوالِ صحابہؓ و اہلبیتِ کرامؓ و روایات کے راویان پر ہے جن کے سامنے سرکار ابد قرار ارواحنا لہ الفدا نے قرآنِ کریم کے معانی و مطالب پیش فرمائے جن کے بغیر قرآنِ کریم کا مفہوم حقیقی طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ احادیثِ نبویؐ روایاتِ صحابہ و اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین در اصل قرآن کی شرح ہیں۔ پھر یہ کہ احادیثِ نبوی سے انکار کرنا گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ساری حیاتِ طیبّہ اور مسائل دینی سے انحراف ہے وہ کون سا

ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے احادیث شریفہ کی حاجت نہیں۔ کیا قرآن حکیم نے حضور سرور کائنات علیہ التحیہ والصلوات کے ارشاد پر عمل و قبول کرنے کیلئے نہیں فرمایا۔ قرآن حکیم صاف صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔

"ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوہ
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

قرآن شریف کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ارشادات طیبات ہی اسلام کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ مخالفین حدیث کہتے ہیں۔ کہ چونکہ احادیث میں اختلافات ہیں اس لئے انھیں نہیں مانا جا سکتا۔ حالانکہ حضراتِ محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام احادیث کو جو موضوع تھیں جدا کر دیا۔ اور بعض وہ احادیث جن کے معانی میں ظاہر بینوں کو تضاد نظر آتا تھا تطابق کی تحقیق فرما کر سارے توہمات کو دور کر دیا۔ اگر ان کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو پھر اشکالات و توہمات کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

حضراتِ محدثین کرام نے تدوینِ حدیث فرما کر وہ زبردست خدمت انجام دی جو رہتی دنیا تک یادگار بنی رہے گی۔

حضراتِ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے فن اسماء الرجال ترتیب دے کر ہزارہا افراد پر جرح کر کے ایک واضح تاریخ تیار کر دی۔ اور راویوں کے ضعیف و قوی ہونے کے جس قدر پہلو تھے انھیں بے نقاب کر دیا۔

جن احادیث میں بظاہر تضاد نظر آتا تھا یا معانی صریح نہ تھے، ان کے اندر تطبیق پیدا فرمائی احادیث کی جامع شروح تحریر فرمائیں مستقل فن حدیث قائم کیا اور آنے والے افراد کے لئے وہ ایک ایک گوشہ واضح فرما گئے جس کے بعد کسی واہمہ کی گنجائش ہی نہ رہی ان کے احسانات کی قدر اور عظیم الشان خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرنے کی بجائے نفسِ احادیث کی مخالفتوں پر بعض ایسے ناواقف جنھیں نہ قرآن مجید کے علوم کا درک نہ دیگر علوم و فنون میں دسترس

وہ الحاد وبے دینی کی پشت پناہی کے لئے احادیث پر وار کرتے نظر آرہے ہیں۔ افسوس وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر احادیث نبویہ کا انکار کیا جائے تو اسلام کے عقائد و احکام اور سیرتِ طیبّہ سرکارِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور وہ پوری تعلیمات جو حضور انور علیہ التحیتہ والثنا نے اُمت کو دیں کیا صرف قرآن مجید سے معلوم ہوں گی۔ قرآن کریم اور وحی الٰہی کی تفصیلات بغیر احادیث کے نہیں مِل سکتیں اور جو کتاب وسنّت سے معلوم نہ ہو اُس کے لئے اجماع قیاس سے معلومات ملے گی۔

مؤلّف

ذیل میں سیرت طیبہ کے متعلق بیانات پیش کئے جاتے ہیں:

دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے اُن سب میں پیغمبر اسلام سب سے زیادہ ممتاز رُتبہ رکھتے ہیں۔

مسٹر میجر آرتھر گلن مورنڈ:-

"حضرت محمدؐ بلاشبہ اپنے مقدس زمانہ میں ارواحِ طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقتدر رہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے وہ اُن سب سے بھی ممتاز رتبہ کے مالک تھے"

(استقلال فروری ۱۹۳۶ء)

مصلح اعظمؐ ہر قسم کی عزّت و احترام کے مستحق تھے

روس کے مشہور انشاء پرداز مسٹر کونٹ ٹالسٹائی:-

"اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ محمدؐ حقیقت میں بڑے عظیم الشان مصلحین میں سے تھے آپ نے نسل انسانی کی بہترین خدمت انجام دی یہ آپ ہی کو فخر حاصل ہے کہ ایک ملک کے ملک کو صداقت کی روشنی سے منور کر دیا۔ تمام عرب کو خانہ جنگیوں سے

نکال کر جن میں وہ مبتلا تھے امن و آرام کی زندگی بسر کرنی سکھائی آپ نے عربوں کو متقی و باخدا اور اُن کو انسانی قربانی ایک دوسرے کے قتل و غارت کی بری رسوم سے نجات بخشی۔ آپ نے دنیا کے لیے ترقی و تمدّن کے دروازے کھول دیئے۔ یقیناً اتنا مہتم بالشّان کام سوائے اُس شخص کے اور کوئی نہیں کر سکتا جس کو خدا کی طرف سے غیر معمولی طاقتیں عطا ہوئی ہوں۔ ایسی شخصیت ہر قسم کے عزّت و احترام کی مستحق ہے۔

(مسلم راجپوت ۱/۸ ص۴)

مخلص و صادق رسولؐ کی سیرت و کردار

مسٹر سر ولیم میور لائف آف محمدؐ میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت محمدؐ کے اخلاص و صداقت کا یہ زبردست ثبوت ہے کہ اُن کا مذہب سب سے پہلے قبول کرنے والے ان کے دلی دوست اور گھرانے کے لوگ تھے یہ سب کے سب ضرور ان کے روزمرّہ کے حالات گھریلو زندگی سے بخوبی واقف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ دوسروں کو دھوکہ و فریب دینے کی غرض سے مکّاری و عیّاری سے کام لیتے ہیں تو اُن کے اُن اقوال میں جو محض دوسروں کے سنانے کے لیئے مجمعِ عام میں کہا کرتے ہیں اور گھر کی چہار دیواری کے اندر ان کے اعمال میں عموماً ہمیشہ فرق ہوا کرتا ہے۔ اگر محمدؐ کی غرض و غایت فریب اور دھوکہ سے کام لینا ہوتا تو یہ ممکن نہ تھا کہ اُن کے دوست و احباب اور اُن کے قریبی رشتہ داروں کو جو اُن پر سب سے پہلے ایمان لائے ان کی ریاکاری و عیّاری کا پتہ نہ چل جاتا۔"

(لائف آف محمدؐ)

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سیاسی الجھنوں کو سلجھا کر ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت قائم کی۔

جناب ڈاکٹر مارگیلیوس:

"میں محمدؐ کو دنیا کے بہت بڑے لوگوں میں شمار کرتا ہوں انھوں نے قبائل عرب سے ایک عظیم الشّان سلطنت قائم کر کے بہت بڑی پولٹیکل گتھی کو سلجھایا۔ اور میں ان کی کماحقّہ تعظیم و تکریم کرتا ہوں۔"

(اسلام اور علمائے فرنگ ص [illegible])

پیغمبر اسلام سچے نبی خلوص و ایثار کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹزر:-

" اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس خلوص نیّت کی جاگتی تصویر ہو۔ اپنے نصب العین میں یہاں تک محو ہو کہ طرح طرح کی سختیاں جھیلے، انواع و اقسام کی صعوبتیں برداشت کرے۔ لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے۔ ابنائے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کرلے اور ان کی اصلاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دانشمندانہ تدبیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے عمل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ حضرت محمدؐ خدا کے سچّے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔"

راست باز اور سچے مصلحؐ

جناب ڈاکٹر ای اے فریمن:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمدؐ بڑے پکّے راستباز اور سچّے ریفارمر تھے۔"

(معجزات اسلام ص۶۷)

پیغمبر اسلامؐ کی تبلیغ

جناب مسٹر گبن:-

"ہر انصاف پسند یقین کرنے پر مجبور ہے کہ

محمدؐ کی تبلیغ و ہدایت سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔"

ظاہری شان و شوکت کو حقیر سمجھتے تھے

محمدؐ صاحب شاہی شان و شوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے۔"

اپنے کام خود کرتے

"گھر کے ادنےٰ ادنےٰ کام اپنے آپ کرتے تھے۔ آگ سلگاتے جھاڑو دیتے، دودھ دوہتے، اپنی جوتیاں گانٹھتے، کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے، جو کی روٹیاں کھاتے، مہمان کو اچھا کھلاتے مگر آپ کے گھر میں اکثر مہینے آگ نہ سلگتی، دودھ، شہد، بہت پسند تھا۔ کھجوریں پانی معمولی خوراک تھی۔"

(اسوۃ النبی ص۳۷)

ذلیل و حقیر قوم کو نظم و تمدّن کا پیکر بنا کر اتحاد کی رسّی میں جکڑ دیا۔

جناب مسٹر مورس:۔

محمدؐ نے ایک گمراہ قوم کو جس کا صدیوں سے کوئی نظم و تمدّن نہ تھا۔ جو حقیر و ذلیل ہو چکی تھی اخلاص و اتحاد کی رسّی میں جکڑ کر بام ترقی پر پہنچا دیا وہ اپنی جان و مال اور سب کچھ ان پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اہل انصاف کو یقین ہے کہ خدا نے ہی اُن کو اصلاح پر مامور کیا تھا۔"

مذہب اور رائے کی آزادی دی، تمدّنی حقوق قائم کئے۔

جناب مسٹر موسیو وجین کلوفل:۔

"محمدؐ نے تمام دنیا کو فتح کرنا اسلام کا بول بالا کرنا چاہا، مگر غیر مذاہب والوں پر کسی طرح کا جبر و ستم کرنا روا نہیں رکھا انھیں مذہب اور رائے کی آزادی عطا کی اور ان کے تمدّنی حقوق قائم رکھے۔"

(اسلام اور علمائے فرنگ ص۹)

انسانیت کا محسنِ اوّلؐ

جناب ڈاکٹر ایڈورڈ مونٹے :-

"دنیا اعمال کی فضائے ہستی میں آپؐ ہی (یعنی حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم) ایک نادر وجود ہیں آپؐ ہی کی ہستی ایسی مفصل و مشرح ہے جس کے حالات ہم تک صحیح اور بالتفصیل پہنچے انسانی اخلاق کی جو اصلاح آپ نے فرمائی اجتماعات کے اندر جو انقلاب آپ کی تعلیم نے پیدا کیا۔ سوسائٹی کے تزکیہ اعمال کی تطہیر کے لئے جو اُسوہ حسنہ پیش کیا وہ آپ کو انسانیت کا محسنِ اوّل قرار دیتا ہے۔"

(معجزات اسلام ص۶۷)

دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک

سر ولیم میور :-

"محمدؐ اپنے حلقۂ اثر اور دائرہ حکومت میں ہر چند پورے اختیارات رکھتے تھے۔ لیکن پھر بھی مفسدین سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ ہمیشہ انصاف رحم دلی کو پیش نظر رکھتے تھے۔ جب آپ کے مطالبات خوشی سے تسلیم کرلئے جاتے تو آپ دشمنوں سے بھی حسن سلوک سے پیش آتے ابنائے وطن نے جس طرح سرکشی کی وہ ایک ظالم حکمران کے لئے کافی وجہ ہوسکتی تھی کہ وہ ان سب کو تباہ و برباد کردیتا۔ لیکن محمدؐ نے سوائے چند مجرموں کے باقی سب کو عام معافی دے دی اور تمام گذشتہ مظالم پر خاک ڈال دی آپ کا تحمل اخلاقِ انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کتب مقدسۂ سماویہ میں بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی بھی سوائے ایک محمدؐ جیسا عالی مقام رفیع المرتبہ جلیل الشان معلوم نہیں ہوتا۔"

(اسوۃ النبی ص۳۸)

کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی مثال نہیں ملتی۔

جناب آرتھر گلبن ایم اے

"محمدؐ کی بزرگی ظاہر، اور سچائی ثابت ہے۔ فتح مکّہ کو دیکھو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت محمدؐ کے کفّار مکّہ کے ساتھ کس قدر رحم و کرم سے کام لیا۔ محمدؐ کی یہ کامیابی حقیقت میں مذہب کی فتح تھی نہ کہ سیاست کی۔ جب مغرور سردارانِ قریش آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کہا اب تم مجھ سے کس سلوک کی توقّع رکھتے ہو۔ سب نے کہا رحم کی۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا اچھا جاؤ تم سب آزاد ہو۔ کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی ایسی زبردست نظیر تلاش سے بھی دستیاب نہیں ہو سکتی۔"

(اسوۃ النبی ص۳۶)

رحم و شجاعت کا مجموعہ

جناب اسٹینلی لین پول:۔
اپنے لیکچر آف محمدؐ میں کہتے ہیں:۔

"محمدؐ کی شخصیت رحم و شجاعت دونوں کا مجموعہ ہے وہ اکیلے برسوں تک اپنے ہم وطنوں کی نفرت کا مقابلہ کرتے رہے وہ اس قدر خلیق تھے کہ ہر ایک سے محبّت کے ساتھ ملتے اگر کوئی شخص ہاتھ ملاتا تو دوسرے شخص کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ خود پہلے کبھی علیحدہ نہ کرتے وہ غیروں کیساتھ شفقت کرتے ان کی بے بہا دوستی و ہمدردی۔ عظیم فیاضی۔ شجاعت۔ بسالت بیشک مستحق تعریف ہے اُن پر ظلم و عیش پرستی کے جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ لیکن تحقیق کی بنا پر ہم کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب بے سروپا ہیں بیشک، محمدؐ کی شخصیت عظیم و جلیل تھی۔"

(اسپیچز آف محمد اسوۃ النبی ص۲۶)

جو تعلیمات پیغمبرِ اسلام کی ہیں وہ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

جناب مسٹر کلارک:

"حضرت محمدؐ کی تعلیمات ہی کو یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔"

(میزان التحقیق ص۲۳)

اعلیٰ سے اعلیٰ مذہب صرف اسلام ہے

آرنسٹ ہیکل جرمنی:

"اعلیٰ سے اعلیٰ توحید کا مذہب جو دنیا میں پایا جاتا ہے وہ اسلام ہے۔"

ضلالت و گمراہی سے صرف غارِ حرا کی آواز نکال سکتی ہے۔

جناب پروفیسر مارس:

"وہ کوئی چیز عیسائیانِ روم کو اس ضلالت کے خندق سے جس میں وہ گرے پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی بجز اُس آواز کے جو سرزمین عرب میں غارِ حرا سے آئی۔"

(رسالہ مولوی دہلی ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ)

دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ متبرک انسانؐ

جناب مسٹر گیسٹولیبان:

"حضرت محمدؐ بے انتہا صائب الرائے تھے آپ نے چاند کے ۲ دو ٹکڑے کیے، آفتاب کو غروب سے لوٹا دیا، یہ کہنا کہ حضرت محمدؐ دھوکہ باز یا جادوگر تھے، میرے نزدیک یہ ایسا احمقانہ قول ہے کہ ایک منٹ کے لئے نہیں ٹھہر سکتا، کوئی شبہ نہیں کہ حضرت محمدؐ نے

ملک عرب میں وہ نتائج پیدا کئے جو کوئی مذہب قبلِ اسلام جن میں یہود و نصاریٰ دونوں شامل ہیں پیدا نہ کر سکا۔ آپ نے وحشی اقوام کی زبردست اصلاح کی اور بے انتہا سلوک کیا اگر اشخاص کی بزرگی و وقعت کا اندازہ اُن کے کاموں سے کیا جا سکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ حضرت محمدؐ دنیا کے متبرک آدمیوں میں خاص فوقیت رکھتے ہیں۔

بعض مورخوں نے تعصب مذہبی کی وجہ سے آپ کے کاموں کی پوری وقعت نہیں کی لیکن فی زمانہ خود مورخین یورپ انصاف کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے طبقہ کے سربرآوردہ شخص اور مستند مورخ موسیو بارتھیمی نیسٹ ہیلر نے نہایت تحقیق کے بعد حضرت محمدؐ کے متعلق لکھا ہے کہ محمدؐ اپنے زمانے کے عربوں میں سب سے زیادہ سلیم الفہم، سب سے زیادہ باخدا اور سب سے زیادہ رحم دل شخص تھے آپ نے جو کچھ حکومت حاصل کی وہ محض اپنی ذاتی فضلیت کی وجہ سے تھی، جس مذہب کی آپ نے اشاعت کی وہ ان اقوام کے لئے جنہوں نے اُسے قبول کیا ایک نعمت عظمیٰ بن گیا۔"

(اسوۃ النبی صـ٣٢)

آپ کی سیرت و کردار بے مثال تھی

مسٹر واشنگٹن اروِنگ: اپنی کتاب محمدؐ اور ان کے جانشین میں لکھتے ہیں:۔

"آپ خوراک کے معاملہ میں بہت سادہ اور پرہیزگار تھے۔ روزوں کے پوری طرح پابند تھے۔ آپ کبھی لباس فاخرہ نہیں پہنتے تھے (جو ہلکے لوگ نمائش کے لئے کرتے ہیں) اور یہ لباس کی سادگی آپ میں

تکلف سے نہ تھیں بلکہ آپ سچے دل سے ایسے حقیر امتیازات کو لاپرواہی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ پرائیوٹ معاملات میں آپ انصاف پسند تھے۔

آپ دوستوں، اجنبیوں، دولت مندوں، غرباء، طاقتوروں کمزوروں سے عدل کا سلوک کرتے تھے۔ عام لوگ آپ کو محبوب رکھتے تھے اس لئے کہ آپ اُن سے نہایت مہربانی سے پیش آتے۔ اُن کی مشکلات کو سنتے تھے۔

آپ کی جنگی فتوحات نے آپ میں کوئی فخر و نمود پیدا نہیں کیا۔ اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ طاقت کے زمانہ میں آپ کے اخلاق و اطوار، شکل و صورت میں وہی سادگی پائی جاتی تھی جیسے کہ آپ کی سخت سے سخت تکلیف اور بیکسی کے دنوں میں تھی۔ شاہانہ شان و شوکت کو اختیار کرنا تو ایک طرف رہا آپ اس بات پر بھی ناراض ہوتے کہ کسی مجلس میں آئیں تو غیر معمولی عزّت کی علامت کا اظہار کیا جائے۔"

(برگزیدہ رسول ص۳۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصیات سیرت۔

مسٹر مارکس ڈاڈ:- "محمدؐ آخری پیغمبر ہوئے ہیں آپ کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ کے نزدیک دنیوی وجاہت کوئی چیز نہ تھی آپ جس طرح حسن تہذیب و اخلاق کے ساتھ اچھے کپڑے پہننے والوں کا خیر مقدم کرتے اسی طرح ایک بوسیدہ لباس والے کی عزّت کرتے۔ آپ اپنے غلاموں پر نہایت مہربان تھے اپنے مقلدین سے محبت کرنے والے اور اجنبیوں کے لئے بہت دل کش تھے۔ آپ کی خدمت میں ہر شخص باریاب ہوسکتا تھا۔ آپؐ کے

حالات زندگی پر محققانہ نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو گرد و پیش کے لوگوں کے جذبات کا بہت خیال تھا آپ کے لئے کسی سائل کو محروم واپس کرنا سخت دشوار تھا۔ آپ ذلیل سے ذلیل شخص کی بھی دعوت رد نہ کرتے تھے۔ ہم نہایت احترام کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی ذات سرچشمۂ خیر و برکت تھی زندگی کے آخر زمانہ میں جب آپ بہت کمزور ہو گئے تو آپ کے چچا عباسؓ نے تجویز کیا کہ آپ مسجد میں کسی اونچے مقام پر تشریف رکھیں تاکہ لوگ آپ کو گھیر نہ لیں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں اپنی عبا سمیٹ کر اس وقت تک ان لوگوں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا جب تک خدا مجھے ان کے درمیان سے نہ اٹھا لے۔

آپ متکبّر انسانوں میں سے نہ تھے جو ملاقات کے وقت دو انگلیاں اور اپنی چھڑی کا سر ہلا دیتے ہیں، بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو جاتے تھے اور جب تک ہاتھ ملانے والا ہی اپنا ہاتھ علیحدہ نہ کرتا وہ مصافحہ سے اپنا ہاتھ جدا نہ کرتے۔

آپ بچّوں پر بہت شفقت کرتے تھے اور جو بچّے راستہ میں مل جاتے تھے۔ ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر بے انتہا محبّت کا اظہار فرماتے تھے۔

کوئی شک نہیں کہ محمدؐ بے مثل خلیق اور نیک ریفارمر تھے۔ آپ کی زندگی میں صبر و شکر کا عجیب مرقعہ نظر آتا ہے۔ آپ کے معصوم بچّے ابراہیم کی موت واقع ہوئی اس چھوٹی سی نعش کو دایہ کی گود میں دیکھ کر رقت انگیز لہجہ میں آپ نے کہا: "ہر ذی روح کا یہی انجام ہے صبر و شکر اختیار کرنا بہتر ہے" ہم ان کی قابل احترام شخصیت سے محبت کرتے ہیں"

(اسوۃ النبی ص ٢٩)

پیغمبر اسلامؐ کی رسالت میں کوئی شبہ نہیں

مسٹر سیل:

"میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی نبوت ایسا نہیں پایا جس سے محمدؐ کے دعویٰ رسالت میں شبہ پیدا ہو یا ان کی مقدس ذات پر فریب و مکر کا الزام لگایا جاسکے"

فضلا و محققین یورپ کے بکثرت اقوال سیرتِ نبویہ پر سامنے ہیں۔ مگر اس مختصر تالیف میں ان سب کا یکجا کرنا طول کا باعث ہوگا۔ اس لئے ہم نے مذکورہ بالا اقتباسات ہی پر اکتفا کیا۔

اب ذیل میں ہندو فضلا کے بیانات پیش کئے جاتے ہیں۔ کاش ہنگامہ و فساد کرنے والے عناصر اپنے مشاہیر کے اقوال مبارکہ پر نظر کرتے ہوئے مسلمانانِ عالم کے پیشوائے اعظم حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے سبق حاصل کریں اور اہانتِ دین اسلام کے ارتکاب سے محفوظ ہوں اور اپنے ملک میں مسلمانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو کر رہیں

مولف

یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے جس قدر حیرت انگیز ترقیاں اور فتوحات حاصل کیں وہ سب قرآن حکیم اور احادیث نبویہ پر عمل کی بدولت تھیں جب تک مسلمانانِ عالم قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو اپنی زندگی کا اصول بنا کر گامزن نہ ہوں گے کبھی فوز و فلاح نہیں پا سکتے۔ مقام حیرت ہے کہ عصرِ حاضرہ میں عوام و غربا کو فریب میں مبتلا کرنے کے لئے کتاب و سنّت کا نام لے کر بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف کتاب و سنّت کا رد کبھی خود اپنی ہی زبانوں سے کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہی افراد شبانہ روز

یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ کتاب و سنّت ناقص ہیں وہ آج کے وقت کی ضروریات کے لئے کافی نہیں۔ ہمارے یہ عناصر خداوندانِ مغرب کے دساتیر و قوانین کو اپنا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں فضلا و محققین یورپ کے وہ اقوال جو انھوں نے کتاب و سنّت کی جامعیت پر تحریر کئے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ کتاب و سنّت کا مذاق اڑانے والا گروہ انھیں پڑھ کر صحیح رائے قائم کرے۔

(مؤلّف)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب العین انتہائی بلند ہے

مسٹر ٹمین اپنی کتاب کے صفحات ۲۶، ۲۷، ۲۷ پر لکھتا ہے:

"دنیا میں کسی انسان نے برضا و رغبت یا طوعاً و کرہاً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نصب العین سے بلند نصب العین اپنے سامنے کبھی نہیں رکھا۔ یہ نصب العین عام انسانی سطح سے بہت بلند تھا۔ مافوق البشر نصب العین۔ یہ نصب العین کیا تھا؟ خدا اور بندے کے درمیان جو توہمات کے پردے حائل ہو چکے تھے انھیں ایک ایک کر کے اٹھا دینا اور اس طرح خدا کو انسان کے سینہ میں سمو دینا اور انسان کو خدائی صفات کے رنگ میں رنگ دینا باطل خداؤں کے ہجوم میں پاک خدا کا مقدس و معقول تصوّر پیش کرنا آج تک کبھی کسی انسان نے اس کی ہمت نہیں کی اس قسم کے عظیم الشّان کام کا بیڑہ اٹھائے۔ جو اس طرح انسانی مقدورت سے باہر ہو اور اس کے ذرائع اس قدر محدود ہوں اس لئے کہ یہ اس وقت جب اُس نے اس اہم فریضہ کا تصوّر کیا تھا اور نہ اُس وقت جب اس کی تشکیل کے لئے قدم اٹھایا تھا اُس کے پاس اپنی ذات کا صحرا کے ایک گوشہ میں بسنے والے مٹھی بھر انسانوں سے زیادہ کوئی ساز و سامان اور ذریعہ ہی نہ تھا۔ اس فقدان ذرائع کے ساتھ آج تک کبھی کسی انسان نے دنیا میں اس قسم کا عظیم اور مستقل انقلاب نہیں پیدا کیا۔ وہ انقلاب

جس کا نتیجہ یہ تھا کہ دو سو سال کے اندر اندر اسلام عملاً و اعتقاداً تمام عرب پر حکمرانی کر رہا تھا اور اسی لئے خدا کے نام پر ایران، خراسان مغربی ہندوستان، شام، مصر، شمالی افریقہ کے وہ تمام علاقہ جو اس وقت تک معلوم ہو سکا تھا۔ بحیرہ روم کے متعدد جزائر اور ہسپانیہ تک کو فتح کر لیا۔

اگر نصب العین کی بلندی وسائل کی کمی اور نتائج کی درخشندگی انسانی بلوغ کا معیار ہیں تو وہ کون ہے جو اس باب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں کسی انسان کو پیش کر سکے۔

دنیا کے اور بڑے بڑے انسانوں نے صرف اسلحہ، قانون یا سلطنتیں پیدا کیں وہ زیادہ سے زیادہ مادی قوتوں کی تخلیق کر سکے۔ جو اکثر اوقات خود ان کی آنکھوں کے سامنے راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گئیں۔

لیکن اس انسان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف جیوش و عساکر مجالس قانون ساز وسیع سلطنتوں قوموں اور خاندانوں ہی کو حرکت نہیں دی، بلکہ ان کروڑوں انسانوں کو بھی جو اُس زمانہ کی آباد دنیا کے ایک تہائی حصہ میں بستے تھے اور ان سے بھی زیادہ اس شخصیت نے قربان گاہوں دیوتاؤں مذاہب و مناسک، تصوّرات و معتقدات بلکہ روحوں تک کو ہلا دیا۔ اُس نے ایک ایسی کتاب کی اساس پر جس کا ایک ایک لفظ قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک ایسی قومیت کی بنیاد رکھی جس نے دنیا کی مختلف نسلوں اور زبانوں کے امتزاج سے ایک مستقل جماعت پیدا کر دی۔

یہ لاثانی اُمت اور باطل خداؤں سے سرکشی و تنفر خدائے واحد کے لئے والہانہ جذبہ و عشق۔ یہ ہیں دنیا میں اس عظیم الشان ہستی کی یادگاریں۔

انسانوی خداؤں کے ہجوم میں ایک خدا کے تصوّر کا اعلان بجائے خود

ایک ایسا معجزہ تھا کہ جونہی یہ الفاظ اس منادی کرنے والے کی زبان سے نکلے اس نے تمام باطل خداؤں، عبادت گاہوں کو تباہ کر دیا۔ اور ایک تہائی دنیا میں آگ لگا دی۔

اس کی زندگی، اُس کے مراقبات توہم پرستی کے خلاف، اُس کی مجاہدانہ سعی و کاوش اور باطل خداؤں کے غیظ و غضب کو حقارت کی ہنسی سے ٹھکرا دینے کی جرأت، مکّی زندگی میں متواتر تیرہ برس تک تمام مصائب کے مقابلہ میں استقامت، مخالفین کی تکذیب و تمسخر کا خندہ پیشانی سے استقبال۔ یہ تمام مشکلات اور پھر اُن کے بعد ہجرت۔ پھر اُس کی مستقل دعوت و تبلیغ، اپنے مقصد کی کامیابی پر یقینِ محکم اور نامساعد حالات میں اُس کی مافوق البشر جمعیتِ خاطر، فتح و کامرانی، تحمل و عفو، سلطنت بنانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے الٰہیاتی مقصد کی کامیابی کے لئے اُس کی اُمنگیں اور آرزوئیں وجد و کیف کی دنیا میں اس کی متواتر نمازیں، دعائیں اپنے اللہ سے راز و نیاز کی باتیں اس کی حیات و ممات اور بعد از مرگ اُس کی مقبولیت۔ یہ تمام حقائق کس قسم کی زندگی کی شہادت دیتے ہیں؟۔

کیا ایک افترا پرداز کی زندگی کی یا ایسے انسان کی زندگی کی جسے اپنے دعوے کی سچائی پر غیر متزلزل ایمان ہو اس کا یہی کوہ شکن ایمان تھا جس نے اس میں ایسی لرزہ انگیز اور بے پناہ قوت پیدا کر دی تھی۔ اس لئے اپنے عقیدہ کو زندہ اور پائندہ بنا کر دکھا دیا۔

دار المطالعہ
کتاب نمبر 59
رجسٹر نمبر 1702

اس چیز کی وضاحت کے لئے کہ کیا نہیں ہے وہ اِلّا اور یہ لَا کا ایک حصہ دنیا سے باطل خداؤں کے مٹانے کے لئے خواہ اس میں تلوار کی بھی ضرورت

کیوں نہ پڑے اور دوسرا حصہ خدائے حقیقی کی مسندِ جلال بچھانے کے لئے بہت بڑا مفکّر، بلند پایہ خطیب، پیغامبر، مُقنّن، سپہ سالار، تصوّرات و معتقدات کا خاتم، صحیح نظریۂ حیات کو علی وجہ البصیرت قائم کرنے کا ذمہ دار اس نظام کا بانی جس میں باطل خدا ذہنوں تک کی دنیا میں دخل نہ پاسکیں۔

محمدؐ کے تاریخی کارنامے

ڈاکٹر چارلس ایسوی کا مقالہ جسے امریکہ کے ایک سہ ماہی رسالہ مسلم ورلڈ نے اپریل ۱۹۵۰ء میں شائع کیا۔

"آج دنیا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام (معہ اپنے تمام مشتقات کے) ہر دوسرے نام سے بڑھ کر چلا ہوا ہے جو خود ایک روشن دلیل ہے اسلام کے اقتدار کی۔ اسلام بہت پھیلا ہوا ہی نہیں (مراکش سے چین اور ترکستان سے جنوب مشرقی ایشیا تک) بلکہ بڑا زندہ مذہب بھی ہے وہ اپنے پیروؤں پر نہ صرف اپنی گرفت ہی قائم کئے ہوئے ہے بلکہ اُس میں روزافزوں ترقی بھی ہو رہی ہے اس کا تبلیغی پہلو کبھی بھی ضعیف نہیں رہا۔ یہاں تک کہ آٹھویں صدی میں جو مسلم سلطنتوں کے سیاسی ضعف کا بدترین زمانہ تھا۔ اُسے نمایاں کامیابیاں حاصل رہیں اور آج بھی افریقہ کے استوائی علاقوں جنوب مشرقی ایشیا میں اسے برابر تبلیغی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔" صـ ۸۴۔

برفولٹ اپنی تصنیف تشکیل انسانیت میں لکھتا ہے:۔

(The making of Humanity.)

یوروپ کی نشاۃ ثانیہ عربوں کے اثر کی رہین منت ہے

یُوروپ کی حقیقی نشاۃ ثانیہ پندرھویں صدی میں نہیں ہوئی بلکہ عربوں کے اثر اور ہسپانیہ کی اسلامی ثقافت کے تجدیدی دور کی رہین منت ہے

اس نشاۃ ثانیہ کا گہوارہ اطالیہ نہیں بلکہ اسلامی ہسپانیہ تھا۔ یورپ بربریت کے اسفل ترین گہرائیوں میں گر کر جہالت اور ذلّت کی تاریکیوں میں ڈوب چکا تھا جب کہ اسلامی دنیا کے شہر بغداد، قاہرہ، قرطبہ وغیرہ تہذیب و تمدّن کی سرگرمیوں کے درخشندہ مرکز بن رہے تھے اور وہیں اس حیاتِ نو نے آنکھ کھولی جو بعد میں انسانی ارتقار کی ایک نئی شکل اختیار کرنے والی تھی۔ جوں ہی اُن کی ثقافت یورپ پر اثرانداز ہوئی وہاں ایک نئی حرکت ظہور پذیر ہوئی۔

آکسفورڈ کے مدرسہ فکر پر اِن ہی (ہسپانوی مسلمانوں) کے جانشینوں کے زیر اثر راجر بیکن نے عربی زبان اور عربی سائنس سے استفادہ کیا۔

تجرباتی طریقۂ کار (استقرائی) سے یورپ کو متعارف کرانے کا سہرا نہ تو راجر بیکن کے سر ہے نہ ہی اُس کے بعد اس کے ہم نام کے سر راجر بیکن مسیحی یورپ میں مسلم سائنس اور تجرباتی طریقہ کے مبلغین میں سے ایک تھا جس نے کبھی یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا کہ عربی زبان اور عربی سائنس ہی اُس کے ہمعصروں کے لئے حقیقی علم کا ذریعہ تھی۔

یہ بحث کہ تجرباتی طریقہ کا بانی کون نامور تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مغربی تہذیب و تمدّن کے ماخذوں سے متعلق عظیم ترین اجزاء میں سے ہے۔

بیکن کے زمانہ تک عربی کا تجرباتی طریقۂ کار عام رواج پا چکا تھا اور سارے یورپ میں بڑی سرگرمی سے اس طریقۂ کار کا ذوق پیدا کیا جا رہا تھا۔

موجودہ تہذیب اس مہتم بالشّان عطیہ یعنی سائنس کے لئے عرب تہذیب کی رہینِ منّت ہے۔ البتہ اس عطیہ کے ثمرات بڑی مدّت میں تیار ہوئے۔

مت
ہسپانوی ثقافت کے انحطاط کے بہت عرصہ بعد اس میں غیر معمولی قدوقامت کے پودے نے پوری بالیدگی حاصل کی نہ صرف سائنس ہی نے یورپ کو نئی زندگی عطا کی بلکہ اسلامی تہذیب کے گوناگوں اثرات نے بھی اس کی خوابیدہ

روح کو گرمی حیات بخشی اگرچہ یوروپ کی تمدنی نشو و نما میں کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس پر اسلامی تمدن کا فیصلہ کن اثر نہ پایا جائے۔ تاہم یہ امر قطعی ہے کہ اس دور جدید کی خصوصی قوت اور اس کی کامیابی کا راز یہی طبعی سائنس اور سائنسی رجحانات ہیں جو اُسے عربوں سے ورثہ میں ملے۔

ہماری سائنس پر عربوں کا احسان انقلاب انگیز اور محیر العقول سائنسی نظریات و ایجادات نہیں بلکہ عرب تمدن کا ہماری سائنس پر اس سے کہیں عظیم تر احسان ہے کیونکہ خود اس کا وجود ہی اُن کا شرمندۂ تخلیق ہے۔

یونانیوں نے علم ہیئت اور علم ریاضی دوسرے ممالک سے مستعار لئے مگر ان علوم کو یونانی ثقافت کبھی بھی راس نہ آئی۔ انھوں نے ان علوم کو ترتیب دیا اور نظریات بھی قائم کئے۔ مگر مثبت علم کی تحقیق، سائنس کے دقیق طریقے تفصیلی اور طولانی مشاہدے اور تجربات کے صبر آزما مراحل، یونانی طبائع کی برداشت سے باہر تھے۔ جس کو ہم سائنس کہتے ہیں۔ اُس کا آغاز یوروپ میں تجسس کا ذوق تحقیقات کے نئے اصول تجربات کے انوکھے طریقوں، مشاہدوں اور ریاضی کی پیمائشوں پر مبنی تھا۔ جن سے یونانی محض ناواقف تھے اور جن سے یوروپ کو عربوں نے متعارف کرایا۔

عرب نہ ہوتے یوروپ کی تہذیب وجود میں نہ آتی۔

بہت ممکن ہے کہ اگر عرب نہ ہوتے تو موجودہ یورپی تہذیب بھی وجود میں نہ آتی یہ تو بالکل یقینی امر ہے کہ عربوں کے بغیر یورپی تہذیب کبھی وہ حیثیت اختیار نہ کر پاتی جو وہ آج ارتقار کی سابقہ منزلوں پر فوقیت پا رہی ہے۔

اسلام کے عقائد عقل کی اساس پر قائم ہیں۔

فرانس کا مشہور مستشرق
ایڈورڈ مونٹیٹ

"اسلام جو ہر اعتبار سے ایک عقلی و فکری دین ہے کیونکہ عقلی اسلوب (Ratwialism) کا مطلب یہ ہے کہ عقائد و فکار

عقل و نطق کی میزان میں پورے اُترتے ہوں اور اُنھیں ماننے سے انسانی فطرت کو کسی قسم کا بار محسوس نہ ہو۔ دین اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس کے مجموعی عقائد منطق اور عقل کی اساس پر قائم ہیں۔ خدا کو ماننے کے بعد اُس کی توحید کا عقیدہ خالص عقلی ہے جسے وجدانی و الہامی ہدایات سے مدد ملتی ہے۔ اسلام کی اشاعت میں ہمیشہ دو باتوں کو دخل حاصل ہے ایک اس کی سادہ قابل فہم اور فطری تعلیم، دوسرے اُس کے عقلی و منطقی دلائل، اس کی سادہ تعلیم سے افریقہ کے وحشیوں نے بھی فائدہ اُٹھایا اور اس کی عقلی تعلیم نے بو علی سینا، فارابی، ابن رشد اور بیکن پیدا کیے۔

(پریچنگ آف اسلام از آرنلڈ)

اسلام کی بدولت یوروپ جدید تہذیب کا قائد بنا

مسٹر ابن رائے اپنی کتاب The Historical Role of Islam. میں لکھتا ہے:-

"تاریخ کے غیر جانبدارانہ اور صحیح مطالعہ کے بعد مسلمانوں کے مذہب و کلچر سے نفرت کرنا نہایت معیوب ہوگا، ایسا کرنا تاریخ کو جھٹلانا اور ملک کے سیاسی مستقبل پر ضرب لگانا ہوگا۔

مسلمانوں ہی کے ذریعہ یوروپ جدید تہذیب کا قائد بنا اب تک یوروپ والے علمائے اسلام کے مرہون منت ہیں۔ بدقسمتی سے ہندوستان اسلامی کلچر کے گراں بہا ترکہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا کیونکہ وہ اس قابل نہ تھا اب ہندوستان کی نئی زندگی کے دور میں دونوں فرقوں کا فرض ہے کہ تاریخ کے اس یادگار صفحہ سے سبق لے کر اپنی تنگ نظری دور کریں۔ یقیناً دونوں کی موافقت سے ایک نیا رجحان اور نئی ذہنیت پیدا ہوگی۔"

سر تھامس ارنلڈ اپنی کتاب The Islamic farlh. P. S.O. میں لکھتا ہے:

تبلیغ کا انتظام نہ ہونے کے باوجود اسلام کی ترقی کے اسباب

”مسلمانوں کبھی منظم تبلیغ نہیں کی کبھی غیر ممالک میں اُن کے تبلیغی وفود نہیں گئے سلاطین اسلام نے بھی تبلیغ میں انفرادی حصّہ نہیں لیا اور کروروں پونڈ کجا ہزاروں پونڈ بھی اس مقصد کے لئے مخصوص نہیں کئے گئے مگر اس پر بھی اسلام کی اشاعت حیرت انگیز ہے۔ سچ پوچھئے تو اسلام کے مقابلے میں مسیحیت صرف اس لئے زندہ رہی کہ اُس کے بچانے کے لئے اربوں پونڈ صرف کیا گیا۔ اسلام کی بسرعت اشاعت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ مبلغین اسلام کا عمل دوسروں کے لئے ایک مستقل کشش رکھتا تھا۔ اُن کی مُدلّل گفتگو اُن کی راست بازی اور راست روی، اُن کی رحم دلی رواداری ان کی عبادت، بدن کی پاکیزگی اُن کی دیانت و خلوص اور مذہب کے لئے ان کا جوش و خروش وہ چیزیں تھیں کہ اچھوں اچھوں کو مسلمان بنا گئیں۔

اسلام نے اپنے پیروؤں میں عمل کی جو روح پھونکی تھی اُس کا یہ اثر تھا۔ کہ بے عمل مشنریوں کی اُن کے سامنے پیش نہ گئی۔

اسلامی عبادت کی سادگی پر ایک شخص نے خوب ریمارک کیا ہے:۔

Win Wood reade

”مسلمانوں کی عبادت اس قدر سادہ ہے کہ اس سے زیادہ سادگی کا تصوّر ہی نہیں ہو سکتا۔ نماز کو دیکھئے اس میں گانے اور ناچنے کی کوئی گنجائش نہیں اور شراب و کباب کا تو کہنا ہی کیا غیر لوگوں کو ایسی عبادت بے مزہ معلوم ہوگی لیکن جو لوگ اپنی عبادتوں میں موسیقی اور رقص بلکہ شراب و کباب کا بھی استعمال کرتے ہیں وہ گواہی دیں گے کہ اسلامی عبادت کی سادگی میں کس قدر دلکشی اور جاذبیت ہے۔ بادہ خوار بھی سمجھ سکتا ہے کہ پرہیزگاری کیا چیز ہے اور جن لوگوں نے رقص و سرور کی عبادت میں شرکت کی ہے وہی بتا سکتے ہیں کہ اسلام کی بے کیف نماز حقیقی اعتبار سے کس قدر پُرکیف ہے۔ اور محویت کا طاری کرنا تو اُس کا

ایک معمولی کرشمہ ہے

گیارھویں صدی عیسوی کا ایک انگریز سیاح جوزف ٹامسن لکھتا ہے :-

"جب دریائے نائیگر میں ہماری دخانی کشتی چڑھاؤ پر جا رہی تھی تو دو سو ۲۰۰ میل تک کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جو میرے خیال میں کسی طرح کی تبدیلی پیدا کرتی کیونکہ بُت پرستی کے ساتھ مردم خوری اور شراب کی تجارت زور پر تھی لیکن جب ساحل کا نشیبی ملک پیچھے رہ گیا اور میں وسط سوڈان کی شمالی سرحد پر پہونچا تو لوگوں کی سیرت و صورت میں مجھے ترقی معلوم ہوئی مردم خوری موقوف ہوتے ہی بُت پرستی بھی رخصت ہوئی شراب کی تجارت بھی ختم ہوئی اور لوگوں کے بدن پر کپڑے زیادہ صاف نظر آنے لگے اور صورتوں میں ایسی متانت پائی گئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اخلاقی ترقی شروع ہو گئی ہے اور ہر چیز سے معلوم ہوتا تھا کہ ضرور کوئی خاص بات ہے جس نے ان وحشیوں پر قدرت پاکر اُن کی قلبِ ماہیت کردی ہے۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ یہ خاص بات اسلام ہے۔

(پریچنگ آف اسلام ارنلڈ ص۳۵۸)

مسلمانوں کی عبادت و مساجد کا اثر قلوب پر کیا پڑتا ہے؟

ارنسٹ ہیکل فلسفی اور سائنس دان جو تمام مذاہب کا منکر ہے۔ اپنی کتاب معمہ کائنات "The Riddle of Universe" کے پندرھویں باب میں لکھتا ہے:

"ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ محمدی مذہب نے تاریخی ارتقا کے مختلف ادوار میں توحید خالص کی جوہریت کو بڑی احتیاط سے محفوظ رکھا ہے یہودیت اور عیسائیت پر اُسے اس اعتبار سے خاص فوقیت حاصل ہے۔ ہمیں آج بھی اسلامی توحید کی روح اُس کی نماز میں اس کی تبلیغ میں اِن کی تعمیرات میں

اور اس کی مساجد میں صاف نظر آسکتی ہے۔ جب میں پہلی مرتبہ ۱۸۷۸ء میں سفر پر نکلا اور قاہرہ، سمرنا، بروصہ اور قسطنطنیہ کی مساجد کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے مساجد کی اندرونی و بیرونی سادگی اُن کی خوبصورتی اُن کی سجاوٹ بہت پسند آئی۔ ان مساجد کی سادگی کا مقابلہ کروان کیتھولک گرجاؤں سے جن کے اندرونی حصّے تصاویر اور مجسّموں سے بریز ہیں اور جن کے بیرونی حصّے انسانی اور حیوانی تصاویر سے لتھڑے ہوئے ہیں اور پھر خدا کے سامنے خاموش عبادت رقت آمیز طریقہ سے قرآن کی تلاوت، کہاں گرجاؤں کا شور و غل اور تھیٹر کے سے مظاہرے اور کہاں مساجد کی خاموش فضا اور عبادت گذاروں کی شایستہ عبودیت ص۲۸۳

اسلام نے جس توحید کا سبق دیا اس کی مثال نہیں ملتی

مسٹر ایمرین
جو اپنے دور کا ایک سیاسی مفکر ہے

اپنی کتاب "The anatomy of The Peace P78" پر لکھتا ہے؛

"اسلام نظریہ توحید کا سب سے بڑا علمبردار ہے جس قرآن نے صدیوں تک دنیا کے مختلف لوگوں کو توحید کا سبق دیا اور کوہ اطلس سے ہمالیہ تک انسانی وحدت کا صور پھونکا بالآخر اس نیشنلسٹ (قومی) گروپ میں شامل ہوگئے جن کا معبود قوم (وطن) ہے اور پھر مسلمانوں نے قوم پرستی (Nationalism) کو وہ درجہ دیا جس کے سامنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم ہیچ ہوکر رہ گئی۔ ترکی میں پان تورانزم کو فروغ ہوا جنوب میں پان عرب تحریک شروع ہوئی جو صرف عرب قبائل کو اپنے دائروں میں لے سکتی تھی۔ مشرق میں ہندوستان ہے، جہاں کے مسلمانوں کو نیشنل فیلنگ (قومی احساس) کا خوگر بنایا جا رہا ہے اور اس کے لئے نیا نعرہ ایجاد ہوا ہے یعنی پہلے ہندوستان بعد میں مسلمان۔

سویٹ روس کے مسلمانوں میں سویت نیشنلزم کا پیغام کام کر رہا ہے یہ لوگ سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتے کہ اپنے قومی بتوں کی پرستش کریں اور ان کی اپنی نیشن اسٹیٹ ہو مگر یہ دنیا کی کتنی بڑی ٹریجڈی ہے۔ کہ نیشنلزم (وطنیت) کو آفاقیت کی جگہ دی جا رہی ہے اور عالمی مشن چند گروہوں میں محدود کیا جا رہا ہے۔ در اصل یہ نیشنلزم قبائلیت کا دوسرا نام ہے جو تمام مصیبتوں تباہیوں کی جڑ ہے۔"

مسلمان خود کو خدا کے حوالے کر دے یہ انسانیت کیلئے بہترین تعلیم ہے

ایچ جی ویلز تاریخِ عالم کا مصنّف اپنی کتاب (First and last Things P. 76) پر لکھتا ہے:۔

"اسلام کی یہ تعلیم کہ ایک مسلمان سب کچھ خدا کے حوالے کر دے اور اپنے اندر (نماز وغیرہ کے ذریعے) تنظیم پیدا کرے۔ گو عقلی اعتبار سے محدود ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ انسانیت کے لئے ایک بہترین اور قابل احترام تعلیم ہے اسلام کی اسپرٹ موجودہ دنیا کے تمام تقاضوں کی تکمیل کرتی ہے۔ اس لئے رڈبارڈ سمپلنگ نے جب خدا کے تصوّر کو پیش کرنا چاہا تو اُسے اسلام کے پیش کئے ہوئے خدا کے سوا کوئی اور خدا نہ چل سکا۔"

برطانوی امریکی لٹریچر کی سب سے بڑی خرابی

انگلستان کا شہرۂ آفاق دہریہ جوزف میکاف مصنّف ریشنلسٹ انسائیکلوپیڈیا کے صفحہ ۲۵ پر لکھتا ہے:۔

"برطانیہ اور امریکہ کے تاریخی لٹریچر میں سب سے بڑی خرابی یہ نظر آتی ہے کہ اُس میں عرب و ایران کے تمدّن کے عظیم الشّان آثار کو دانستہ چھپایا گیا ہے خود ہمارے ملک انگلستان کے جن ممتاز اہل قلم

اشخاص نے کیمبرج میڈیوِل ہسٹری مرتب کی ہے انھوں نے بھی عربوں کی شاندار تمدّنی و علمی خدمات کے لئے صرف سو صفحات وقف کئے ہیں حالانکہ عیسائیوں کے معمولی اور چھوٹے کارناموں کے تذکرے ہیں اس تاریخ کے سینکڑوں صفحات بھرے پڑے ہیں، اسی طرح کوئی برطانوی اسکالر ایسا نہیں ملتا جس نے عربوں کی علمی خدمات پر بھرپور بحث کی ہو یا انھیں سراہا ہو حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ سنہ ۹۰۰ سے سنہ ۱۰۵۰ء تک جو مسیحیت کا تاریک ترین زمانہ ہے عربوں نے اپنی شاندار تہذیب کو پرتگال سے ہندوستان تک پھیلایا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اُن کا تمدّن ہر اعتبار سے یونانی تمدّن پر بہت بڑی فوقیت رکھتا تھا آج اسپین کی کل آبادی دو کروڑ چالیس لاکھ ہے مگر عربوں کے زمانہ میں نصف اسپین کی آبادی تین کروڑ سے کسی طرح کم نہ تھی اور انھوں نے اس حصّہ کو خوش حالی اور علم کی دولت سے مالامال کر رکھا تھا۔

عربوں کے زمانہ میں صقلیہ (سسلی) کی آبادی اس وقت کے انگلستان سے تقریباً دوگنی تھی۔ اس میں بھی عربی تہذیب و تمدن کا گلشن خوب لہلہایا اور ساتھ مصر، ایران و شام میں بھی اس کی خوشبو پھیلی۔ اُسوقت مسلمانوں کے زیر نگین کوئی ملک ایسا نہ تھا جس کی آبادی ڈھائی لاکھ سے دس لاکھ تک نہ پہنچی ہو۔ حالانکہ اس زمانہ میں لندن، پیرس اور روم کی آبادی تیس تیس ہزار سے زائد نہ تھی۔

ان تمام ممالک میں مطالعہ کے لئے سینکڑوں کتاب خانے تھے جن میں کتابوں کی لاکھوں جلدیں ہر وقت موجود رہتی تھیں۔ بھلا اس وقت کے عیسائی ممالک عرب تمدّن کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے!

عرب یونیورسٹیوں میں سائنس کی عام تعلیم دی جاتی تھی جس کا یوروپ کے عیسائیوں اور علم دوستوں نے خیر مقدم کیا ہے اور اُسے سیکھ کر اپنے کلاسوں میں بھی سائنس کی اشاعت کی۔ یہ میرا ہی خیال نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر

جی سارٹن نے اپنی کتاب انٹروڈکشن ٹو دی ہسٹری آف سائنس میں اور ڈاکٹر ایس ایچ ونیم نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

مزید اور لکھتا ہے :-

”عربی تمدن نے اپنے زیرِ اثر ممالک میں رواداری، آزادی، سماجی انصاف، صفائی، ہمدردی اور عام خوش حالی کو جس طرح عام کیا ہے اُس کی نظیر عیسائی دنیا صدیوں تک نہ پیش کر سکے گی۔ مغربی مورخوں نے عربوں کی ان شاندار خدمات اور بے نظیر تمدن کو دبانے اور مٹانے کی کوششیں کی ہیں اور اُس کی جگہ ایسے جھوٹے واقعات گھڑے ہیں جن سے یہ ثابت ہو کہ عیسائیت ہی نے دنیا کو یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہ چلتے چلتے عرب تمدن کا جوڑ صرف صلیبی جنگوں سے ملا دیتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ صلیبی جنگوں سے پہلے عربوں نے سسلی کی راہ سے اٹلی کو علم تمدن سے مالا مال کیا۔

خلاصہ یہ کہ اسپین اور سسلی کا عربی تمدن ہی وہ روشن چراغ تھا جس نے سارے یورپ کو بیدار ہونے میں مدد دی۔ اور اُسے اپنی جہالت و توہمات سے نجات پانے کا موقعہ دیا۔

> **صرف مذہب اسلام ہی وہ دین ہے جو عقلی مزاج سے ربط قائم کرکے خدا کے وجود پر روشنی ڈالتا ہے۔**

ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ بیتھور، ایک دہریہ سے گفتگو کرتا ہے دہریہ خدا کے وجود کے تمام دلائل سے بے اعتنائی کا اظہار کرتا ہے اور آخر میں کہتا ہے :

”میں نے ہر مذہب کے دلائل کا مطالعہ کیا اور ہر مذہب نے مجھے دور پھینکنے کی کوشش کی خدا کے وجود پر جو دلیل زبردست سمجھ کر پیش کی گئی وہی دلیل سب سے زیادہ کمزور اور خام ثابت ہوئی صرف خدا کا وہ تصوّر جسے اسلام پیش کرتا ہے ایک ایسا تصوّر ہے جس کے سامنے ٹھہرنے، جس پر غور کرنے اور

جسے سننے کو جی چاہتا ہے۔ صرف یہی مذہب ایسا ہے جو عقلی مزاج سے ربط قائم کر کے خدا کے وجود پر روشنی ڈالتا ہے۔"

مسلمانانِ عرب خداداد اوصاف سے منصف اور شائستہ صفات کے حامل تھے

ڈاکٹر لوتھر اپنی تصنیف جدید دنیائے اسلام میں لکھتا ہے:۔

"عرب اپنی حکومت کے مستحکم کرنے کے طریقے خوب جانتے تھے یہ کوئی خون کے پیاسے وحشی نہ تھے جو لوٹ مار اور غارت گری کے خواہشمند ہوتے۔ برخلاف اس کے وہ جبلّی طور پر خداداد اوصاف سے متّصف اور اُن شایستہ صفات کو جو قدیم تہذیبوں سے حاصل ہو سکتی تھیں سیکھنے کے متمنّی تھے۔ یہ فاتحین اور مفتوحین ایک ہی مذہب کے پیرو ہو گئے ایک دوسرے سے مناکحت کرنے لگے اور سرعت کے ساتھ ایک دوسرے میں ضم ہو گئے اس اختلاط سے ایک جدید تمدّن یعنی عربی تہذیب پیدا ہوئی۔ عرب کی طبعی قوت نے یونانی، رومی، ایرانی، تہذیب کو مستحکم کر دیا، اور عربی ذہانت اور اسلامی روح نے اس پر جلا کر کے اپنی تہذیب میں ملا لیا۔

پہلی تین صدیوں (سنہ ۶۵۰ سے سنہ ۱۰۰۰ء) میں بلادِ اسلامی دنیا کے سب سے زیادہ مہذب اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ حصّے تھے ان میں جا بجا رونق، شہر عالی شان مسجدیں اور پُر سکون درسگاہیں تھیں جن میں دنیائے قدیم کی حکمت کی حفاظت اور قدر کی جاتی تھی۔ نصرانی مغرب سے جو ازمنۂ مظلمہ کی تاریک شب میں چھپا ہوا تھا اسلامی مشرق کا کھلا ہوا تقابل تھا۔"

میں پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔

گاندھی جی نے اپنے ایک بیان میں جو رسالہ ایمان ٹی

ضلع لاہور اگست ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا تحریر کیا:-

"وہ روحانی پیشوا تھے بلکہ میں ان کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع نہیں دیا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے۔"

حضور کی بعثت تاریخ کا ایک معجزہ ہے

پروفیسر رگھوپتی سہائے

فراق ایم۔اے، لیکچرار الٰہ آباد یونیورسٹی کا بیان جسے ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ میں رسالہ پیشوا دہلی نے شائع کیا:-

"میں حضرت پیغمبر اسلامؐ کی بعثت کو اُن کی شخصیت اور اُن کے کارنامہ ہائے زندگی کو تاریخ کا ایک معجزہ سمجھتا ہوں۔"

آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے پیغمبر، توحید کے علمبردار اور حقانیت کے طرفدار تھے۔

جناب پنڈت ہردے پرشاد کا بیان

جسے رسالہ پیشوا دہلی نے ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ میں شائع کیا:-

"اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے کہ حضرت محمدؐ کون تھے؟ تو میں اس کے جواب میں برملا کہوں گا کہ آپؐ اپنے زمانہ کے بہت ہی بڑے بزرگ پیغمبر اور توحید کے علمبردار حقانیت کے طرفدار سچائی کے دلدادہ اور ایشور کے پرستار تھے آپؐ کی اصلاح قابلِ داد تھی اور تا قیامت رہے گی۔"

دوسرے نبی روحانی بادشاہ تھے اور حضور روحانی شہنشاہ تھے

جناب بھگت راؤ صاحب ایڈووکیٹ مری، ماخوذ غازیانِ ہند ص ۱۱۸۔

دوسری رام چندر بھگوان کرشن جی، گورونانک، حضرت موسےٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، یہ سب روحانی بادشاہ تھے اور میں کہتا ہوں کہ انہیں ایک

روحانی شہنشاہ بھی ہے جس کا مقدس نام محمدؐ تھا جس کے معنے ہیں حمد کئے گئے اور جس کی پوری زندگی کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک ریفارمر نے آکر دنیا میں بہت کچھ کیا مگر حضرت محمدؐ نے دنیا پر اس قدر احسان کئے ہیں جن کی مثال نہیں مل سکتی۔"

آپ کی سیرت ہر اعتبار سے سبق آموز ہے

جناب پنڈت
سیتادھاری صاحب

"پیشوائے دین اسلام حضرت محمدؐ کی زندگی دنیا کو بیشمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور تقریباً آنحضرت کی زندگی ہر حیثیت سے دنیا کے لئے سبق آموز ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ، سمجھنے والا دماغ محسوس کرنیوالا دل ہو۔"

(معجزات اسلام صفحہ ۹۴ بحوالہ
بحر نبوت سنہ ۱۹۱۶ء)

آپ نے مال و دولت پاکر بھی عیش نہ کیا۔

جناب لالہ پریم جس رائے
صاحب بی اے دہلوی

"اسلام کے بانی کو جن مصیبتوں تکلیفوں کا سامنا ہوا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کو جن سخت سے سخت مصیبتوں دکھوں سے گذرنا پڑا، اُن میں سے شاید کوئی بھی نہیں گذرا۔ آپ اگرچہ روم و ایران کے بادشاہتوں کے فتح کرنے والے تھے۔ بادشاہی خزانے آپ کے سامنے پڑے ہوئے تھے مگر آپ نے بادشاہوں کی طرح عیش و آرام کرنے کے بجائے بھوک پیاس اور غریبی کو ہنسی خوشی سے برداشت کیا آپ کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی، مگر آپ کو فطرتاً مال و دولت، دنیا کے عیش و آرام سے کوئی دلچسپی نہ تھی اسی طرح اگر آپ کے ماننے والے آگے چل کر مال و دولت کی طمع نہیں کرتے تو ہندو مسلمانوں کی ایسی تفریق قائم نہ ہوتی جو اب ہے۔"

(رسالہ مولوی سنہ ۱۳۵۲ھ)

حضور کا فیض دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا غلاموں کے حقوق بھائیوں کے برابر ہو گئے

جناب بابو جگل کشور صاحب
بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی،

"حضرت محمدؐ کی زندگی آپ کی تعلیم کی بنیادی چیزوں کو دیکھکر ہر شخص آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ آپ نے دنیا پر بہت کچھ احسانات کئے ہیں اور دنیا نے بہت کچھ آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھایا ہے صرف ملک عرب ہی پر حضرت کے احسانات نہیں بلکہ آپ کا فیض تعلیم و ہدایت دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا۔ غلامی کے خلاف سب سے پہلے آواز حضرت ہی نے بلند کی اور غلاموں کے متعلق ایسے احکام جاری کئے کہ اُن کے حقوق بھائیوں کے برابر کر دیئے۔

عورتوں کا درجہ بلند کر دیا

آپ نے عورتوں کے درجہ کو بلند کر دیا۔ سود کو قطعاً حرام کر کے سرمایہ داری کی جڑ پر ایسا کلہاڑا مارا کہ اُس کے بعد یہ درخت اچھی طرح پھل نہ لاسکا۔ سود خواری ہمیشہ دنیا کے لئے لعنت رہی ہے۔

مساوات

مساوات کی طرف ایسا عملی قدم اٹھایا کہ اس سے قبل دنیا اس سے بالکل نا آشنا ناواقف تھی۔

توہمات کا قلع قمع

حضرت محمدؐ نے نہایت پُرزور طریقہ سے توہمات کے خلاف جہاد کیا نہ صرف یہ کہ اپنے پیرودن کے اندر سے اس کی بیخ و بنیاد اُکھاڑ کر پھینک دی، بلکہ دُنیا کو ایک ایسی روشنی عطا کی کہ توہمات کے بھیانک چہرے اور اُس کے خدوخال سب کو نظر آ گئے۔"

(تاریخ القرآن)

آپ کی زندگی کا مقصد موت و حیات کے متعلق اہم زاویوں کا پرچار تھا

جناب پنڈت وشونرائن

”دولت و عزّت جاہ و حشمت کی عدم خواہش سے آنحضرتؐ نے اسلام کی بنیاد ڈالی۔ شاہی تخت و تاج اُن کے نزدیک ایک ذلیل و حقیر شے تھی۔ تختِ شاہی کو آپ ٹھکراتے تھے۔ دنیوی وجاہت کے بھوکے نہ تھے۔ اُن کی زندگی کا مقصد تو موت و حیات کے متعلق اہم زاویوں کا پرچار تھا۔“

(اخبار مدینہ بجنور۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

آنحضرت کی سیرتِ طیبہ

جناب لالہ سرداری لال۔

”زمانۂ جاہلیت کی زہریلی آب و ہوا اور ایسے ہلاکت خیز ماحول میں ایک شخص پرورش پاکر جوان ہوتا ہے اور اُس کی یہ حالت ہے کہ اس کے مقدس ہاتھوں نے کبھی شراب کو نہیں چھوا۔ اُس کی پاک نگاہ کبھی نسوانی حسن و جمال کی دلفریبیوں کیطرف متوجّہ نہیں ہوئی وہ کبھی قتل و غارت میں شریک نہیں ہوا کبھی کسی کو بُرا نہیں کہا۔ کسی کی دل آزاری نہیں کی، قمار بازی میں کبھی حصّہ نہیں لیا اور لوگ جن گناہوں میں مبتلا تھے۔ اُن میں سے ایک بھی اُس نے اختیار نہیں کیا۔“

(اخبار مدینہ بجنور۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

اسلام کی وحدانیت ایک آتش خیز پہاڑ تھا۔

جناب لالہ راجپت رائے

”اسلام کی وحدانیت کیا تھی۔ ایک آتش خیز پہاڑ تھا۔ جس کی اُبلتی ہوئی لہر کے سامنے نہ بت پرستی ٹھہری نہ آتش پرستی، نہ انسان پرستی ٹھہری نہ عیسےٰ پرستی ٹھہری، جہاں تک پہنچی۔

راستہ میں صفائی کرتی چلی گئی ۔"

(مہرشی دیا نند اور ان کا کام مصنّفہ لالہ لاجپت رائے)

آپ نیک ترین پیغمبر اور رحم دل تھے

جناب پنڈت دویکا سندجی
سیلون نواسی

"میں نے جہاں تک تاریخوں کا مطالعہ اور چھان بین کی میری تحقیق میں ثابت ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا حضرت محمدؐ بڑے نیک اور رحمدل دھرماتما تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ کے ظاہر ہونے سے پہلے دنیا تاریکی میں پڑی ہوئی تھی۔ یوروپ میں ایک بہت بڑا بُت ڈون تھا لوگ اُسی کو ایشور مانتے تھے۔ اصلی پرماتما کو بھولے ہوئے تھے۔

ایران میں آگ کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔ اصلی خالق سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ چین کے رہنے والے اپنے بادشاہ کو خدا کا نائب سمجھتے۔ عرب میں پتھروں کی پوجا ہوتی۔ پتھروں کو چھوٹا خدا سمجھا جاتا۔ زنا کاری، نشہ بازی، ڈاکہ زنی، خونخواری، جنگ وجدال انسانی اخلاق بنے ہوئے تھے۔ ایسے حالات میں حضرت محمدؐ نے جنم لیا۔

بڑے بے انصاف ہیں وہ لوگ جو اُن کی ذات پر خود غرضی کا الزام لگاتے ہیں۔ انھوں نے جو کچھ کیا وہ پرماتما کے واسطے کیا اور پرماتما کے ہی حکم سے کیا آج دنیا میں ان کے ماننے والے کروڑوں کی تعداد میں ہیں جو ایک خدا کے ہی آگے سر جھکاتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔

حضرت محمدؐ کی تعلیم نے جو اثر دکھلایا اور ان کے سبب جو برکتیں دنیا میں پھیلی ہیں۔ ان کا ثبوت عرب کے لوگوں کے اخلاق و اطوار سے ملتا ہے کہ وہ کیسے ملنسار، مہمان نواز اور کیسے مہذب ہو گئے۔

(اسوۃ النبی صلعم)

اسلامی اصول پر عمل کرنے سے دنیا میں امن پھیل سکتا ہے

جناب راما راؤ صاحب
بی اے ایل ایل۔

"لیگ آف نیشن نے دنیا میں امن پھیلانے کی بیحد کوشش کی ہے لیکن اگر اسلامی اصول پر کوشش کی جاتی تو دنیا میں کبھی کا امن پھیل چکا ہوتا۔"

(رسالہ ایمان جون ۱۹۳۶ء)

پیغمبر اسلامؐ نے دنیا کے علمی کارناموں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔

جناب پنڈت
گوری شنکر مصر

"حضرت محمدؐ کے جنم سے پہلے قریب قریب تمام دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور بجائے علم کے وہم کی پوجا ہو رہی تھی پرانے علوم تہذیب و تمدّن کے نقوش مٹ رہے تھے۔ اوہام کا دور دورہ تھا۔ ایسے وقت میں آپ نے عرب میں جنم لے کر دنیا کے علمی کارناموں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ اس بارے میں آپ کی تعلیم ہے۔ کہ ایک عالم کی روشنائی شہید کے خون سے بہتر ہے۔ گویا ایک عالم کا وجود اس شخص سے بہتر ہے۔ جو اپنے ملک و وطن کی خدمت میں مارا جائے۔"

(رسالہ مولوی دہلی ۱۳۵۲ھ)

آپ کی وطن پروری

جناب لالہ پنا لال صاحب کپور دہلوی۔

"اسلام کے بانی کی زندگی میں مجھے جو چیز سب سے زیادہ پیاری لگتی ہے وہ آپ کی وطن پروری ہے جہاں سے ہمارے مسلمان بھائی بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وطن پروری میں آپ کا ایک مشہور مقولہ ہے۔"
"وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔"

ایک دفعہ آپ کا عرب کے سرداروں نے بائیکاٹ کر دیا اور سب نے اتحاد کیا کہ کوئی شخص آپ سے اور آپ کے خاندان سے تعلق نہ رکھے اس کے بعد آپ ایک پہاڑی میں پناہ گزیں رہے اور سخت سے سخت تکالیف اٹھائیں۔ جب مکہ میں قحط پڑا تو یہی لوگ آپ سے دعا کرانے آئے، اور کہا اے محمدؐ آپ کے وطن کے لوگ پریشانی و تکلیف میں مبتلا ہیں بچے بھوکے ہیں آپ خدا سے بارش کی دعا کریں۔ آپ نے دعا کی، خوب بارش ہوئی جس سے قحط دور ہوگا۔ الخ۔

رسالہ مولوی دہلوی سنہ ۱۳۵۶ھ

دینی بزرگی دنیوی عظمت اُن کے حضور ہاتھ باندھے کھڑی ہے ۔

جناب لالہ شنبداس: ۔

"حضرت محمدؐ کی شان میں میرے جیسے ناچیز کا گذارش یا عرض کرنا گستاخی بے ادبی چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ کیونکہ حضرت ولیوں کے ولی، پیروں کے پیر آسمان نبوت کے سورج، ہادیانِ مذاہب کے سرتاج، راہنمایانِ دین کے رہبر تھے۔

جس طرح آفتاب کو کسی چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح کسی انسان کی مدح سرائی اس کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتی۔ دینی بزرگی دنیوی عظمت ان کے حضور ہاتھ باندھے کھڑی ہیں اگر کسی کے نام کروڑہا انسان سر کٹوانا سعادت خیال کرتے ہیں تو وہ حضرت محمدؐ ہیں اگر دن میں پانچ مرتبہ ارادت و سچائی کے ساتھ کسی کا نام ورد ہوتا ہے تو وہ بھی رسولِ مقبول ہیں اگر دنیا بھر کی بے شمار مسجدوں کے مؤذن کے لئے نام کی اذان دیتے ہیں تو وہ بھی خاتم المرسلین ہیں اگر کسی کے نام پر کروڑوں تلواریں میانوں سے نکل کر چمک جاتی ہیں تو وہ یہی سرورِ کائنات ہیں؟"

(نظام المشائخ ۶/۴ ص۲۳)

بانی اسلام نے وحدانیت و مساوات کے اصول دنیا کو سکھائے، اس کا سہرا آپ کے سر رہا

جناب لالہ راجندر بی اے ایل ایل بی لاہور

”وحدانیت و مساوات یہ دونوں بے بہا اُصول دنیا کو حضرت بانئ اسلام نے دیئے۔ حضرت محمد علیہ السّلام انسانی جماعت کے سب سے بڑے رہنما اور ہادی ہیں۔ جب تک وحدانیت اور مساوات کے اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے اُس وقت تک فیض رسانی کا سہرا محمد علیہ السّلام کے سر رہے گا۔“

(معجزاتِ اسلام ص۶۷)

جمہوریت و مساوات اخوت کا درس پیغمبر اسلام نے سکھایا۔

جناب لالہ رام لال ورما صاحب ایڈیٹر اخبار تیج دہلی۔

”جمہوریت اخوت، مساوات یہ عطیات ہیں جو حضرت محمدؐ نے بنی نوعِ انسان کو عطا کیے۔“

(تاریخ القرآن)

عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے اسلام ہی نے دیا۔

جناب مسٹر این لے نگایا تھن برہما

”اسلام توحید ذاتِ باری تعالیٰ کا علمبردار ہے۔ یہ ایک ایسا بلند تخیل ہے جو دوسرے مذاہب میں موجود نہیں ہے۔ قرآنِ پاک کی ہر سورت میں خدا کا حسین و جمیل تخیل موجود ہے۔

عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے اسلام ہی نے دیا اسلام انسانی زندگی میں ایک زندہ طاقت ثابت ہو سکتا ہے۔“

(تاریخ القرآن)

رسول عربی کی تعلیم نے عربوں کو تمام مغربی دنیا کا استاد بنا دیا

جناب ڈاکٹر گوکل چند پی ایچ ڈی
بیرسٹر ایٹ لار۔ لاہور۔

”غیر تربیت یافتہ اہل عرب میں جب رسول عربی ؐ کی تعلیم نے نئی روح پھونک دی تو وہ ساری مغربی دنیا کے استاد بن گئے اور فتح و نصرت کا پھریرا ایک طرف بنگال دوسری طرف ہسپانیہ میں لہرانے لگا۔“

(آریہ مسافر جالندھر۔ دسمبر ۱۹۱۲ء صـ ۱۱)

اعلیٰ اخلاق

جناب بابو مکٹ دھاری پرشاد بی اے ایل ایل بی وکیل گیا۔ بہار

”حضرت محمدؐ کی تعلیمات کی طرح آپ کے اخلاق بھی بہت بلند تھے۔“

(تاریخ القرآن)

آپ کا ہر قول فعل راستی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔

جناب راجہ رادھا پرشاد صاحب
بی اے ایل ایل تیلوتھوا اسٹیٹ

”آپ کا ہر قول و فعل استقامت راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ اور آپ کا کوئی قدم اخلاق کے جادۂ مستقیم سے منحرف نہ تھا۔“

(تاریخ القرآن)

رسول کریم کی زندگی سراپا عمل ہے

جناب ہز ہائنس مہاراجہ نرسنگھ گڈھ

”حضرت محمدؐ کی زندگی سراپا عمل اور ایثار کا مرقع ہے۔ حضورؐ نے جہالت کی اصلاح فرمائی اور اُسے اپنی انتھک کوششوں سے جگمگا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ساری دنیا میں پیغمبر اسلام کا نام روشن ہے۔“

(رسالہ ایمان پتی لاہور جون ۱۹۳۶ء)

حضور کی زندگی انسانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔

جناب لالہ برجموہن سروپ بھٹناگر فیروزآبادی

”حضرت محمدؐ کی زندگی انسانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہونے کے ساتھ ہی عمل سے مالامال ہے۔ اُنھوں نے فرض شناسی خدمتِ انسانی کی زندہ مثال پیش کی۔ تیس ۳۰ سال کے قلیل عرصہ میں بُت پرستی توہم پرستی کو مٹا کر وحدانیت کا سبق پڑھایا۔“

(رسالہ پیشوا۔ ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ)

حضور کے ساتھ تائیدِ غیبی شامل تھی جو لازمۂ نبوت ہے۔

جناب پنڈت امرناتھ زتشی دیال باغ آگرہ۔

”سیرتِ نبوی کو بنظرِ غور دیکھنے سے یہ بات بآسانی ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک ہر حال میں آنحضرتؐ کو تائیدِ غیبی حاصل رہی جو کہ لازمۂ نبوت ہے۔“

(رسالہ پیشوا۔ ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ)

آپ کی زندگی اخلاقِ عالیہ اور ایثار و قربانی کا نمونہ تھی۔

جناب ڈاکٹر جے کارام برہما۔

”حضرت محمدؐ نے اخلاقِ عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ اُن اصولوں پر عمل بھی فرمایا۔ اُن کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔“

(رسالہ پیشوا۔ ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ)

حضور کی سیرتِ طیّبہ حکومت پا کر بھی فرق نہ آیا۔

جناب مسٹر جگل کشور گپتہ بی اے۔ ایل ایل بی وکیل۔ دہلی۔

”کوئی شخص نیک نیتی کے ساتھ محمدؐ کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہے تو

اس کے لئے بیحد سامان موجود ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ فی الواقع حضرت محمدؐ دنیا کے بہت بڑے آدمی تھے۔ انھوں نے دنیا کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا جہاں تک ان کی زندگی کا تعلق ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ساری عمر نہایت سادہ زندگی بسر کی، کسی قسم کا عیش و آرام نہیں کیا حالانکہ ایک وقت وہ بھی تھا کہ سارا جزیرۃ العرب آپ کے قبضہ میں آگیا اور آپ پورے حجاز کے بادشاہ ہوگئے۔

ہزاروں لاکھوں روپیہ آپ کے پاس آتا مگر اس کے باوجود آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہی کھجور کے جھونپڑے میں رہنا، پیوند کے کپڑے پہننا، جو کی روٹی کھانا وہ بھی پیٹ بھر کے نہیں ٹاٹ پر سونا اپنے کپڑے خود دھو لینا جوتی خود گانٹھ لینا، اپنے لئے کوئی امتیاز جائز نہ رکھنا نہ مسند نہ گاؤتکیہ نہ دربان و چوبدار۔ زمین پر سب کے برابر بیٹھنا جس نے آپ کو اس طرح نہ دیکھا ہو آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا کہ اس مجمع میں محمدؐ کون سے ہیں؟

۲۳ سال کی مدت کو دیکھو اور اس انقلاب کو دیکھو جو محمدؐ نے پیدا کر دیا۔ آپ کے اس کارنامہ کو دیکھنے اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد ناممکن ہے کہ آپ کی عظمت اور بڑائی دل میں اپنی جگہ نہ پیدا کرے۔

یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے کہ جو ملک دنیا میں سب سے بدتر حالت میں پڑا ہوا تھا اور جس کے باشندوں کا شمار حقیقتاً انسانوں میں نہیں ہوتا تھا وہ ملک اور وہ قوم صرف ایک شخص کی کوششوں سے صرف ۲۳ سال کی مختصر مدت کے اندر اس قدر بدل گئی کہ جانوروں سے انسان اور انسان سے دیوتا بن گئے۔ جو کسی شمار و قطار میں نہ تھے وہ دنیا کو ہدایت کا سبق دینے لگے جو قتل و غارت کا پیشہ کرتے تھے وہ حکمران بن گئے۔

دنیا کے تخت و تاج اُن کے قدموں پر نثار ہونے لگے جن پر جہالت سایہ فگن تھی وہ علم کی مشعل ہاتھ میں لے کر دنیا کو علم کا درس دینے لگے ۔

یہ حیرت انگیز انقلاب کیا معمولی انسانی کوششوں سے ہو سکتا ہے جب تک قدرت کی طرف سے اُس انسان پر برکت و نصرت نازل نہ ہو یہی وجہ ہے کہ میں حضرت محمدؐ کو خدا کا خاص مقبول بندہ کہتا ہوں جن کو خدا نے اپنا ایک مشن پورا کرنے کے لئے بھیجا جس کی اس وقت ضرورت تھی اور حضرت محمدؐ نے اس مشن کو پورا اور کامیاب بنایا ۔“

(رسالہ مولوی دہلی سنہ ۱۳۵۲ھ)

ذات پات اونچ نیچ کے بندھن ٹوٹ گئے امیر و غریب ایک ہو گئے ۔

جناب پنڈت رگھبر دیال

”حضرت محمدؐ جس دیس میں پیدا ہوئے وہ ذات پات کے بندھنوں میں جکڑا ہوا تھا ۔ عرب قوم اونچ نیچ کے جنجال میں پھنسی ہوئی تھی وہ ایک دوسرے پر ذات کی وجہ سے گھمنڈ کرتے ۔ دوسرے کو ذلیل و خوار سمجھتے ۔ مگر حضرت محمدؐ نے ایسا عملی قدم اٹھایا کہ تھوڑے عرصہ میں سب کو ایک کر دیا آقا و غلام میں کوئی تمیز نہ رہی ۔

میرا تو خیال ہے کہ آپ کا صرف یہی ایک کام ایسا ہے جس پر آپ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے ۔ اگر آپ اور کچھ نہ کرتے صرف یہی کام اُن کو دنیا کا مہاپرش اور مصلح ثابت کرنے کے لئے کافی تھا ۔

ذات پات کے بندھوں کو توڑنا عرب جیسے وحشی انسانوں قبیلوں کو ایک کر دینا کوئی آسان کام نہ تھا بلکہ پہاڑوں سے ٹکرانا تھا مگر آپ نے یہ کام ایک تھوڑے عرصہ میں ہی کر دکھایا اور آپ کو اپنے مشن میں عظیم الشّان کامیابی نصیب ہوئی ۔ میں ان کے اصول اور کارناموں کی

تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بیشک آپ نے غیر معمولی شکتی سے کام لے کر عرب کی تاریک زمین میں ایک عظیم الشان انقلاب کر دکھایا۔"

(رسالہ مولوی دہلی سنہ ۱۳۵۲ھ ص ۱۲۶)

اسلام میں رنگ و نسل کا امتیاز نہیں

جناب سر پی سی رائے نائٹ ڈی ایس سی ایڈنبرگ پی ایچ ڈی ایل ڈی۔

"سب مذاہب سے زیادہ اسلام میں مساوات کا اصول پایا جاتا ہے۔ یہ مکمل طور پر سب انسانوں کو برابر بناتا ہے۔ اسلام قبول کرتے ہی تم میں اور کسی دوسرے مسلمان میں فرق نہیں رہ جاتا۔ اسلام میں رنگ کا کوئی امتیاز نہیں۔ اسی فراخ دلی کی پالیسی کی وجہ سے اسلام نے بحر الکاہل کے کناروں سے لے کر اطلانٹک کے کناروں تک تمام دنیا میں ترقی کی۔ ان دنوں جزیرہ ملایا میں اسلام حیرت انگیز رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔ اس کی ترقی کا باعث تلوار یا قرآن نہیں کیونکہ اس ملک میں کبھی بھی مسلمانوں کا راج نہیں رہا بلکہ قرآنی تعلیم کے ماتحت اس کی فراخ دلی سب کے لئے برابری کی پالیسی ہی اس کی ترقی کا سبب بنی۔"

(رسالہ کوانتی لاہور سے اخبار اردو بمبئی
۳ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء نے نقل کیا)

اسلام کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ ہر انسان اسلام کے ماتحت زندگی بسر کر سکتا ہے۔

شری راج وید پنڈت گرادھر پرشاد شرما

"میری رائے میں اگر کسی مذہب کو اخوتِ باہمی اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت کثرت سے عطا کی گئی ہے تو وہ مذہب کا سردار اسلام ہے۔ اسلام کی فیاضی، کشادہ دلی

اس کا امتیازی نشان ہے وہ امیر و غریب سب کو اپنے شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے اُس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں ہر خیال و رنگ کا انسان اس کے زیر سایہ آرام و راحت کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔"

(اخبار راجپوت جون ۱۹۳۵ء)

اسلام نے عورت کا مرتبہ بلند کر دیا

جناب پنڈت رامچندر راؤ کھیم پور کھیری منیجر ریاست بجوا۔

"اسلام میں عورت کا مرتبہ بلند ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا واحد مذہب ہے جس میں ہر ایک انسان بلا تفریق قوم برابر قرار دیا گیا۔"

(رسالہ پیشوا - ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ)

عورت پر حضور کے احسانات

سوشیلا بائی۔

"حضرت محمدؐ نے ایک سے زیادہ ایسے کام کئے ہیں، جن کی بدولت کمزوروں، بیکسوں کو اُبھرنے ترقی کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک فرقہ جس کی حالت قابلِ رحم تھی وہ عورتوں کا تھا۔ عورتوں کی حالت غلاموں سے بھی گئی گذری تھی۔ مرد غریب عورتوں کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے۔ حضرت نے لوگوں کو بتایا کہ مرد و عورت انسانی جنس کے دو برابر کے حصہ دار ہیں اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی زینت ہے۔"

(اخبار الامان ۱۷؍ جولائی ۱۹۳۲ء)

آپ روحانی پیشوا بھی تھے اور جرنیل و کمانڈر بھی۔

کملا دیوی. بی اے بمبئی

"اے عرب کے مہا پرش آپ وہ ہیں جن کی شکتا سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور کی بھگتی کا دھیان پیدا ہوا۔ بیشک آپ نے دھرم سیوکوں میں وہ حالت پیدا کر دی کہ ایک ہی سمے

کے اندر وہ جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ نے عورت کی مٹی ہوئی عزّت کو بچایا اور اُس کے حقوق مقرر کئے۔ آپ نے اُس کی دُکھ بھری ہوئی عزّت کو بچایا اُس کے حقوق مقرر کئے۔ اس دکھ بھری دنیا میں شانتی اور امن کا پرچار کیا اور امیر وغریب سب کو ایک سبھا میں جمع کیا۔"

(اخبار الامان ۱۷ر جولائی ۱۹۳۳ء)

"کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اس عنوان پر صدہا کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ثابت کیا جا چکا ہے کہ حضور ختمِ مرتبت روحی لہ الفداء نے کسی ایک موقعہ پر بھی اپنی طرف سے جنگ کا آغاز نہیں فرمایا۔ بلکہ جب کفار و مخالفین نے آپ کو تلوار اٹھانے پر مجبور کیا اُس وقت آپ نے تلوار اٹھائی مگر فتحیاب ہو کر عدل و انصاف اعلیٰ اخلاق کامل تدبّر و سیاست کے ساتھ اپنے دشمنوں کو معاف فرمایا اور انھیں وہ حقوق عطا فرمائے جو اسلام سے قبل حاصل نہ تھے۔

("مؤلّف")

ذیل میں تلوار کے عنوان پر بعض بیانات پیش کئے جاتے ہیں:-

یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔

جناب پروفیسر رام دیو صاحب بی اے سابق پروفیسر گروکل کانگڑی ایڈیٹر ویدک میگزین کے شعبہ کے وہ خاص خاص الفاظ جو لاہور میں دیا گیا:-

"یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا یہ امر واضح ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اُٹھائی گئی اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھائے۔ حضرت محمدؐ نے عرب میں ایک قسم کا یقین بھر دیا تھا۔

اس کی ایک مثال سُنیئے۔ ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا اُس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اُس کی چھاتی پر پتھّر رکھ کر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمدؐ کو چھوڑے گا یا نہیں لیکن غلام صاف انکار کرتا تھا۔"

اسلام تلوار کا نہیں بلکہ امن کا پیغام ہے۔

جناب لالہ رام لال ورما صاحب قائم مقام
ایڈیٹر اخبار تیج دہلی۔

"ہم نے تلوار کا چرچا بہت سنا ہے اور مثال کے طور پر جہاد کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے گویا کہ اسلام کی نشر و اشاعت اور اُس کی بقا و ترقی کا انحصار تلوار پر ہے ایسا کہنا اسلام کی تردید کرنا ہے اس غلط اور شر انگیز عقیدہ کے حامیوں نے حضرت محمدؐ کی زندگی کے واقعات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور صداقت سے آنکھیں بند کر لی ہیں اسلام میں تلوار کی اتنی ہی جگہ ہے جو کسی مذہب میں ہو سکتی ہے۔ اسلام میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر صرف وہیں تک جو صداقت و سچائی کی حفاظت کیلئے ضروری ہے اسلام میں امن و آشتی صلح و راستی کی جگہ تلوار سے کہیں بالاتر ہے اسلام تلوار کا نہیں بلکہ امن کا پیغام ہے۔" (رسالہ مولوی دہلی ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

اسلام کی رواداری کی مثال نہیں ملتی جہاد میں نقصان نہ پہنچانے کا حکم

جناب لالہ دیش بندھو صاحب
ایڈیٹر اخبار تیج دہلی۔

"حضرت محمدؐ کی پوری زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ آپ نے کسی قوم تو قوم کسی ایک شخص کو بجبر مذہب میں داخل کرنا تو کجا کبھی کسی کو اس کی اجازت بھی دی ہو۔ خیر یہ تو مذہب میں داخل کرنے نہ کرنے کا معاملہ تھا۔ مسلمانوں کا سلوک غیر قوموں کے ساتھ اتنا روادارانہ رہا ہے کہ اس کی مثال کسی دور میں نہیں ملتی۔ اسلامی جہاد جس کو بُری صورت میں پیش کیا

جاتا ہے اُس میں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب فوجیں بڑھیں تو راہ میں کسی کو نقصان نہ پہنچائیں۔ دشمن کو پناہ دینے میں بخل نہ کریں۔

عورتوں، بیماروں، بچوں، بوڑھوں، پجاریوں سے تعرض نہ کریں یہ کتنے اعلیٰ کام ہیں۔ جنگیں ہمیشہ ہوتی رہیں گی مگر کسی قوم نے دشمن پر کبھی رحم نہیں کیا۔ رحم کیسا بلکہ پوری سنگدلی سے لوٹا، جلایا، برباد کیا مگر حضرت محمدؐ کے وقت میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔"

اسلام نے امن وامان کے لئے اپنی پوری قوت صرف کی۔

جناب مسٹر بلدیو سہائے بی اے۔

"اگر کسی مذہب نے امن وامان کو اپنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام کے لئے پوری قوت صرف کی تو وہ صرف اسلام ہے۔"

(رسالہ ایمان ۱۸ مئی ۱۹۲۵ء)

بنی نوع انسان اسلام کا سرمایۂ امتیاز ہے۔

مسز سروجنی نائیڈو

"محمدؐ کے اہل وطن نے سسلی پر حکومت کی اور سپین پر سات صدیوں سے زائد زمانہ تک کوس لمن الملک بجایا۔ لیکن انھوں نے کسی حالت میں بھی رعایا کے حق عبادت و پرستش میں دست اندازی نہیں کی وہ عیسائیت کا احترام اس لئے کرتے تھے کہ قرآن کریم انھیں غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرنا سکھلاتا تھا دنیا کے بڑے بڑے مذہب کم و بیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام اس بارے میں سب سے آگے ہے بنی نوع انسان کی خدمت اسلام کا سرمایۂ امتیاز ہے۔ اسلام نے عالمگیر اخوت کا جو اصول دنیا کے سامنے پیش کیا دنیا اُسی اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ہو سکتی ہے۔"

(اخبار الامان دہلی ۱۷؍ جولائی ۱۹۳۲ء)

روزہ غسل و وضو کا فلسفہ | جناب مسٹر ٹی آسنھا ایم اے۔ میمیو برما۔

"اسلام کا دنیا کو سب سے بڑا تحفہ ایک خدا کی پرستش ہے اسلام خدا کو ایک ذات اور بلا شریک مانتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اسلام پاک و صاف کپڑوں، پاک جسم کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بغیر وضو کے نماز جائز نہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آنکھ ناک کے بہت سے امراض ان کو نجس اور ناپاک رکھنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جسم کے لئے ایک دفعہ غسل کافی نہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد وبائی امراض کے جراثیم ہمارے بدن پر آ بیٹھتے ہیں۔ خاص کر ان حصّوں جو کپڑوں سے باہر رہتے ہیں وضو ان اعضاء کو پاک و صاف کرتا ہے۔

رمضان کے روزے رکھنا اُن سے روحانی و جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اکثر بیماریاں جسم کے اندر ایک قسم کے زہر جمع ہو جانے سے ہوتی ہیں ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ ہر بیماری تین دن سے لے کر سات دن تک فاقہ کرنے سے اچھی ہو جاتی ہے اس حکمت کا نام ہماری طب میں قدرتی علاج ہے۔ اسلام نے اس علاج کو مذہب کا جز بنا دیا۔

(ایمان مئی ۱۹۳۵ء)

مذکورۂ بالا بیان پر وہ حضرات خصوصی توجہ مبذول کریں جو اسلامی عبادت اور وضو وغیرہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حیرت و افسوس ہے کہ آج اسلام کے نام لیواؤں میں بھی ایسے افراد ہیں جو دین کی ہر بات کا استہزا اپنا کارنامہ سمجھتے ہیں جس دین نے طہارت و پاکیزگی صفائی کے بہترین طریقے بتائے جس کی اچھائی کا غیر اعتراف کریں۔

اور اپنوں کو وہی بات عیب نظر آئے، کوئی استنجے کے ڈھیلے کا مذاق اڑائے اور کوئی قیام و قعود کا۔ مگر یاد رکھو قوت و حشمت اقتدار و سلطنت تخت و تاج عارضی ہیں مگر اسلام دوام رکھتا ہے۔ اس کے ارکان و عبادات عقائد و احکام باقی رہیں گے۔

تم ملائیت کا نام لے کر اسلام کو جتنا چاہو بدنام کر لو مگر اسلام سربلند ہو کر رہے گا۔"

پیغمبر اسلام کا ظہور بنی نوع انسان کے لئے خدا کی رحمت تھا۔

بدھ مذہب کے پیشوائے اعظم جناب مانگ تونگ صاحب

" حضرت محمدؐ کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا۔ لوگ کتنا ہی انکار کریں مگر آپ کی اصلاحات عظیم سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمدؐ سے محبت کرتے اور انکا احترام کرتے ہیں۔"

(معجزاتِ اسلام ص۶۶)

میں آپ کے شاندار کارناموں کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب بوکیاؤ نائٹ صاحب
بدھ لیڈر۔

" میں حضرت پیغمبر اسلام کو خراج عقیدت ادا کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ کوئی شخص جو حضرت پیغمبر اسلام کے حالات زندگی پڑھے وہ آپکے شاندار کارناموں پر تحسین کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت کی زندگی از حد مصروف زندگی تھی جو قابل تحسین کارناموں سے لبریز ہے۔"

آنحضرت پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں سکھ فضلاء، کا خراج عقیدت۔

جناب سردار
جوند سنگھ جی
"دنیا میں آنحضرت

رسولِ عربی پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں۔"

مدینہ جولائی ۱۹۳۳ء

حضور پاک اعلیٰ درجہ کے ریفارمر اور مذہبی پیشوا تھے۔

جناب سردار رام سنگھ صاحب امرتسری

" حضرت محمدؐ نے دنیا میں آکر بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے ریفامر اور اپنے وقت کے بڑے مذہبی پیشوا تھے۔ آپ نے عرب سے بُت پرستی کو دور کیا اور بہت سے کام آپ کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ آپ نے عرب سے غلامی کی انسانیت سوز رسم کو مٹایا۔ اسلام کے پیروؤں کو تعلیم دی کہ غلاموں کو آزاد کرنا بڑا ثواب ہے۔ کوئی شخص پیدائشی غلام ہونے کی وجہ سے امام یا خلیفہ بننے سے محروم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے دنیا کو آپ ہی نے جمہوریت سے آشنا کیا اور وطن کے متعلق فرمایا کہ وطن کی محبّت ایمان کی علامت ہے۔ وطن والوں سے محبت کرنا ایمان ہے۔ اور اہل وطن سے غداری یا نفرت یا ترک تعلق کرنا ناجائز ہے۔ اس تعلیم کا آپ نے یہودیوں، کافروں سے معاہدات کر کے اور اُن سے محبّت و رواداری کا سلوک کر کے مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ قائم کر دیا۔"

(رسالہ مولوی ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ)

آپ کی شخصیت تمام انصاف پسند مذاہب میں مقبول رہی ہے۔

جناب سردار کشن سنگھ صاحب
اور
جناب گرو نانک جی۔

" اس بعثت کے بعد صفحۂ ارض پر ایک جدید تہذیب و ترقی کا ظہور ہوا۔ پھر زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس تہذیب کے بانی وہی لوگ تھے، جو کچھ دنوں پہلے بالکل وحشی تھے اور تہذیب کی ہوا اُن کو نہیں لگی تھی وہ

لوگ دن و رات شرابیں پیتے آپس میں کشت و خون کے سوا اُن کا کوئی کام ہی نہ تھا۔ معمولی بات پر کبھی قبیلے کے قبیلے کٹ مرتے۔ لڑکی کی ولادت کے بعد ہی اُس کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ غلاموں، لونڈیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی کوئی حد نہ تھی۔ جہالت کی انتہا یہ تھی کہ دادا پردادا کا بدلہ پوتے پرپوتے سے لیتے تھے۔

ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کسی معمولی تعلیم کا اثر نہ تھا بلکہ حضرت محمدؐ کو خدا کی طرف سے خاص مدد اور ہدایتیں تھیں کہ باوجود غیر تعلیم یافتہ ہونے کے ایسی کایا پلٹ کر دکھائی کہ جس سے ہم یہاں مان لینے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمدؐ ضرور بندگانِ خدا کی ہدایت کے لئے خدا کے بھیجے ہوئے تھے۔ حضرت محمدؐ کی شخصیت عظیم شخصیت تھی۔ چنانچہ ہمارے آقا سردار گورو نانک صاحب جن کی مذہبی رواداری اور بے لاگ انصاف پسندانہ تعلیم کو ایک دنیا نے مانا ہے۔ انھوں نے حضرت محمدؐ کی سیرت کے مطالعہ کے بعد اُن کی تعریف میں جو لکھا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمدؐ کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصّب مذاہب میں پسندیدہ اور مقبول رہی ہے۔

اُنھوں نے فرمایا:۔

ڈھٹا نور محمدی ڈھٹا نبی رسول
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

(اخبار خلافت بمبئی ۲۸ نومبر ۱۹۲۹ء)

مذکورۂ بالا بیانات سبق آموز ہیں یورپ اور ہندوستان کے زعماء و محققین کے جو اقوال قرآن مجید اور سیرت نبویہ کے متعلق پیش کئے گئے ان میں ان لوگوں کے لئے جو شبانہ روز احادیث نبویہ

کا انکار کرتے رہتے ہیں بہت کچھ سبق موجود ہے۔ مقام حیرت ہے کہ غیر دریائے قرآنی اور تعلیمات نبوی کی گہرائیوں میں پہنچکر گوہر مراد پاتے ہیں اور نام کے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے انوار نظر نہیں آتے۔

حالات کا اقتضا ہے کہ ناقدین اور اہل علم کے طبقات میں باہمی مذاکرات کا سلسلہ قائم کیا جائے تاکہ اہل علم اور ناقدین اخلاق و محبّت کے ساتھ تبادلۂ خیالات کا سلسلہ شروع کریں اور اگران مذاکرات کا سلسلہ بربنائے محبّت اور مسائل کو سمجھنے کے لئے کیا گیا توان مذاکرات کے نتائج محمود ہوں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک مسلمان قرآن حقائق کو بزبان رسالت سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے وہ صحیح ترقی کے منازل پر نہیں پہنچ سکتے۔

ہمارے نصاب تعلیم میں ابتداء سے لے کر آخر تک ایسی کتابیں رکھنی چاہئیں جو طلباء کو مہلک اثرات سے محفوظ کردیں۔ اور حضرات معلمین بھی کتاب وسنّت کے اثرات کے تحت کام کریں تو ہمارے طلبا ذہنی وفکری اعتبار سے صحیح راستے پر گامزن ہوں گے۔ ہمارے طلباء کو مسائل دینی سیرت نبویہ معانی قرآن حکیم بتانے کے لئے اب ایسے علماء کی ضرورت ہے جو اسلام مقدس کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ اور عصر حاضرہ کے مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں اور اُن کی نظریں دنیائے مذاہب پر بھی ہوں اور مختلف زبانوں میں تحریری و تقریری کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

وقت کا اہم تقاضا ہے کہ ہماری حکومت حیدرآباد کے دارالترجمہ کی طرح تالیف وتصنیف کا ایک مستقل محکمہ قائم کرے جو متقدمین اور حالیہ زمانہ کے فضلاء و علما ومحققین کی معرکتہ الآراء، تصانیف وتالیف کے تراجم کرتا رہے تاکہ مختلف علوم وفنون کے خزانے زبان اردو میں جمع ہوجائیں۔ اس دارالترجمہ کو محض تالیف وتصنیف کے کام پر ہی لگایا جائے۔ ملک کے تجربہ کار آزمودہ کار مصنّفین اس ادارہ لائے جائیں۔

ہمارے ملک نے ۱۶ سال میں باوجود گوناگوں مشکلات کے کافی ترقیات کی ہیں۔ ہزارہا اسکول و کالج اور یونیورسٹیاں قائم کیں جن پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے اور بعض فنون میں بھی ہمارا ملک خاطر خواہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اخبارات و جرائد و رسائل بھی بہتر سے بہتر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن تالیف و تصنیف کا معیاری کام ابھی ہمارے یہاں نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے پاس ایک ایسا جامعہ جو علوم عربیہ قدیمہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کی تعلیم دے اُس کے فضلاء تمام مذاہب اور ان کی زبانوں سے واقف ہوں اور دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ کر اسلام مقدس کو پیش کر سکیں موجود نہیں۔

عصر حاضرہ کا اقتضا ہے کہ اربابِ حکومت اور ہمارے خواص و عوام ان تعمیری ضروریات پر عملی اقدامات فرمائیں۔

کراچی میں حکومت نے کافی روپیہ خرچ کر کے ایک ادارہ تحقیقات اسلامی کے نام سے قائم کیا اور اس ادارے کے اندر قدیم و جدید کتابوں کا نادر ذخیرہ بھی جمع کر دیا۔ حکومت کی جانب سے اس ادارے پر لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اگر ہماری حکومت چاہے تو اس ادارے ہی کو تالیف و تصنیف کا بھی مرکز بنا سکتی ہے۔ اور اس ادارے میں پاکستان و بیرون پاکستان کے فاضل مصنفین و مترجمین کو مجتمع کیا جا سکتا ہے۔

ایک مصنّف و مؤلّف مضمون نگار مترجم کے لئے سب سے پہلے کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہمارے پاس اس ادارے میں نادر سے نادر کتابیں بھی موجود ہیں تو حضرات مؤلفین کی دشواریاں باقی نہ رہیں گی۔ پھر مؤلفین کو کتابیں لکھنے کے بعد فراہمی سرمایہ کی سب سے بڑی دشواری لاحق ہوتی ہے:۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کے لئے ہماری حکومت دل کھول کر روپیہ خرچ کرتی ہے۔

شعبۂ تالیف و تصنیف اور اس کے بہترین عملے کے لئے اپنے بجٹ میں مزید اضافہ کر دے تو یہ ادارہ علمی اور تاریخی مذہبی، معاشرتی ہر صنف کی کتابیں ترجمہ کر کے ملک میں پھیلا سکتا ہے۔

اگر حکومت پاکستان ہماری اس تجویز کو قبول فرمائے تو پھر یہ ادارہ ہر طرف سے بہترین فضلاء، علماء، مصنفین و مؤلفین اور ہر قسم کی اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والوں کو حیدرآباد کی طرح اس ادارے میں جمع کرے۔ ہماری یہ بھی رائے ہے کہ کتابیں لکھنے والے ترجمہ کے شعبہ میں کام کرنے والے مذہبی تاثرات رکھتے ہوں۔ اور وہ پاکستان قوم میں جو چیزیں پیش کریں اس نہج پر بیان کریں جن سے پڑھنے والوں کے ذہنوں پر مذہب کے اچھے تاثرات پیدا ہوں۔

یورپ کے متعصبین اور دوسرے ملکوں کے ناقدین نے اسلام مقدس پر جو الزامات لگائے ہیں ان سب کا مکمل رد کیا جائے یہی دار التصنیف تاریخ اسلام اور تاریخ مشاہیر اسلام کے عنوانات پر تاریخی کتابیں بھی مرتب کرے۔ اور یہ کتابیں اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں داخل نصاب کی جائیں۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر مملکت پاکستان کے زمانے میں بہت سے اچھے تعمیری کاموں کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان کی توجہات سے جامع تعلیمات اسلامیہ کراچی۔ جامعہ اسلامیہ بھاولپور جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں قائم ہو رہے ہیں۔

اسی طرح اگر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب ادارۂ تحقیقات اسلامیہ میں تالیف و تصنیف کا بہترین شعبہ کھولنے کی طرف ادنیٰ توجہات

مبذول فرمائیں تو حیدرآباد سے بھی زیادہ اچھا دارالترجمہ کھولا جاسکتا ہے۔ جس پر قوم ہمیشہ خراجِ تحسین پیش کرتی رہے گی۔

ہر ملک کے فضلا علما مؤلفین، مصنّفین، مترجمین اسی وقت پوری طرح اپنی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہیں جب حکومت پشت پناہی کرے دارالترجمہ کا پروگرام جو اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانے پر شروع کیا جائے اس کے لئے ایک مردِ آہنی کی اعانت کی حاجت ہے۔

اگر تفحص و تلاش کا سلسلہ شروع کیا جائے تو پاکستان کے مختلف حصوں میں حضرات علمائے کرام کی جماعتوں میں ہی اپنے اپنے رنگ کے بہترین مؤلف موجود ہیں۔ جن سے علوم القرآن، علوم نبوی فقہ و تفسیر کلام منطق کے بہت سے علوم پر کتابیں تیار کرائی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح مؤلفین، مصنّفین بھی چولٹ کے مل سکتے ہیں۔

اگر شعبۂ تصنیف و تالیف اور دارالترجمہ کا کام اعلیٰ پیمانے پر شروع ہو گیا تو ہمارا ملک بیرونی دنیا کی کتابوں کا محتاج نہ رہے گا۔ دارالترجمہ دنیا کے علوم و فنون کے تراجم زبان اُردو میں جمع کردے گا۔

بابائے اُردو مولانا عبدالحق مرحوم کی صحیح یادگار جہاں اُردو کالج ہے۔ وہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ دارالترجمہ اُن کی روح کو زیادہ سے زیادہ خوش کرے گا۔

اور ہم حیدرآباد کے جس دارالترجمہ کو یاد کرکے روتے ہیں اس کی صحیح یادگار قائم ہو جائے گی۔

میں نے اپنی اس چھوٹی سی تالیف میں جو جیل خانہ کی زندگی میں منجملہ دو تین کتابوں کے ایک ہے دارالترجمہ کی بحث کو منضبط کردیا

جو بظاہر میری کتاب سے بے تعلّق بات ہے۔

مگر میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں علمی و ادبی فنی، تاریخی تمام علوم و فنون کے خزانے جمع ہوں تاکہ ہم دنیا کو بتا سکیں۔ کہ ہمارے ملک میں فنّی اعتبار سے کیا کچھ ہو رہا ہے۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی
صدر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان و رکن مشاورتی کونسل حکومت پاکستان۔

انجمن [illegible] گجرات
دارالمطالعہ
کتاب نمبر 59
رجسٹرڈ نمبر 1102

مدارج النبوت (اردو)

فقید المثال عالمِ باکمال اور وحید العصر محدث حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف۔

حصہ اوّل اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک اور اخلاق و عادات طیبہ کے جملہ اوصاف و کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کے انفرادی، معاشرتی، خانگی، دینی و دنیاوی معاملات کو بیان کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیوانات، نباتات، جمادات سے تعلق بنایا گیا ہے۔ نیز عالم ناسوت، عالم لاہوت اور فلکیات سے متعلق آپ کے کمالات و معجزات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اسلامی آداب، اخلاق عبادات اور مسائل کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ذہنی، جسمانی اور روحانی امراض کے شافی علاج پر مختصر مگر جامع اشارات دیئے گئے ہیں۔ خوشنما کتابت، آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت مجلد مع حسین پلاسٹک کور ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۸۰۴ صفحات۔

حصہ دوم اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک، پیدائش، بچپن، جوانی، رسالت اور تبلیغ اسلام کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ بعدہٗ تحویل قبلہ، فرضیت، ارکان اسلام، غزوات، سریات، مکتوبات، مفتوحات، علالت و رحلت کی تفصیلات ہیں۔ حضرت محقق نے آپ کی ازدواجی، سیاسی، علمی، عسکری اور معاشی زندگی کے تمام پہلوؤں پر مفصل معلومات مہیا کی ہیں۔

حضرت مفتی غلام معین الدین نعیمی نے اس علمی و تاریخی ذخیرہ کو اردو میں منتقل کیا ہے خدا کے فضل و کرم سے یہ فخر صرف ہمارے ہی ادارہ کو حاصل ہے کہ اس ترجمہ کے علاوہ کسی بھی ادارہ سے مکمل ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ خوشنما کتابت، آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت، مجلد مع حسین پلاسٹک کور سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۱۰۸۰ صفحات۔

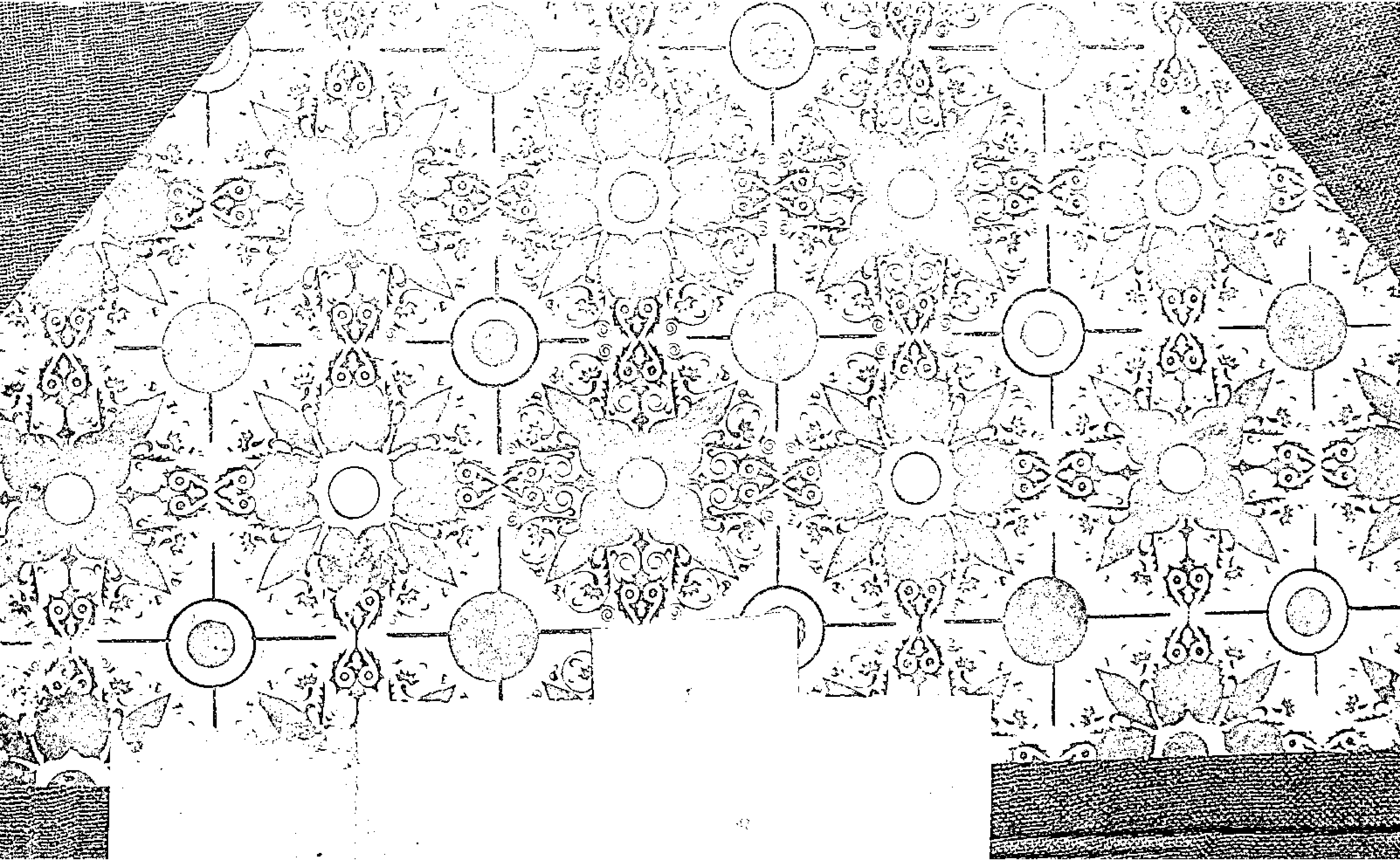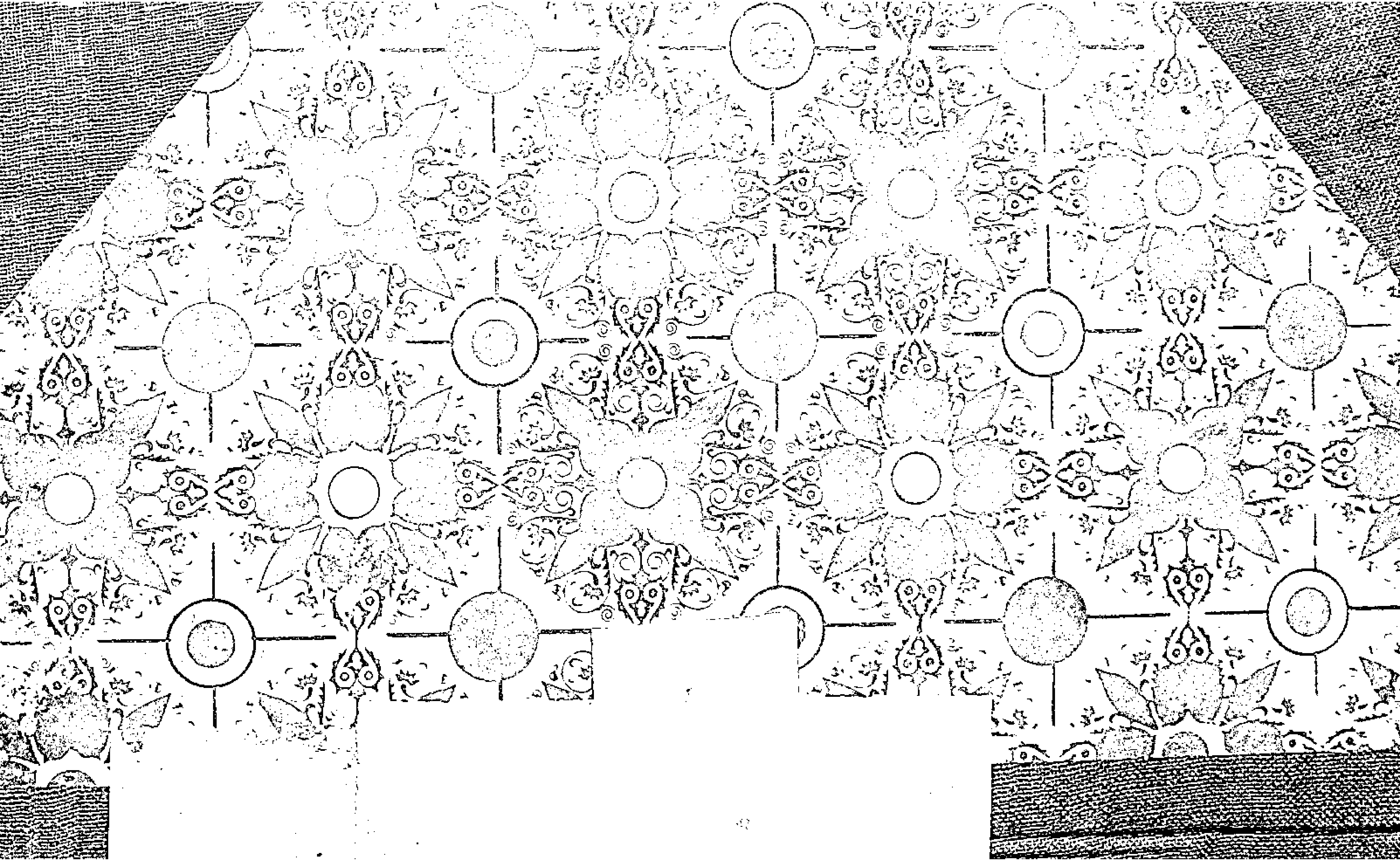مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ۔ کراچی